ایمان بالقرآن

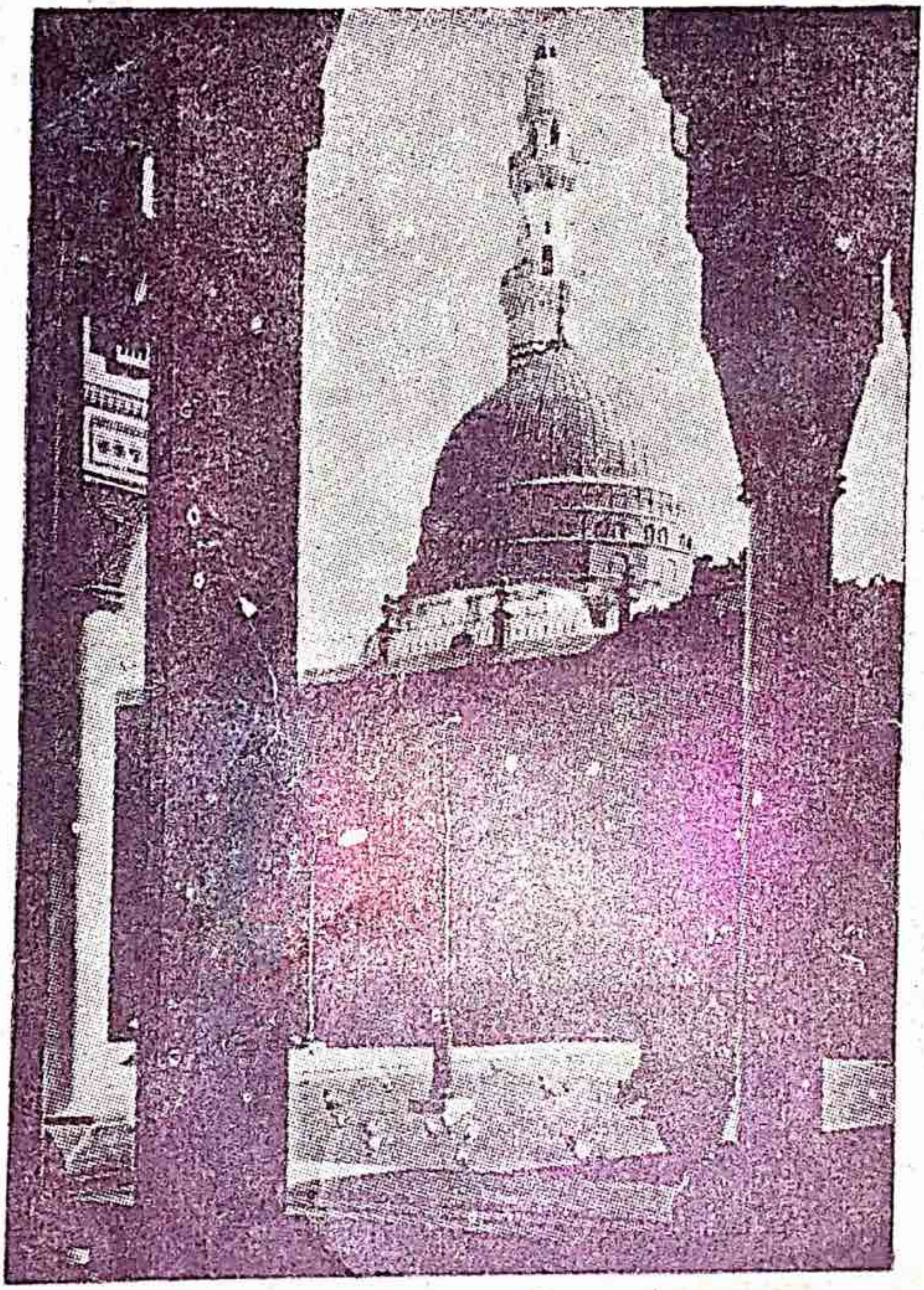

مولانا اللہ یار خان صاحب

Scanned by CamScanner

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ مسمّٰی بہ

مسئلہ

ایمان بالقرآن

اس رسالہ میں کتب مذہب شیعہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ شیعہ
کا ایمان نہ قرآن پر ہے نہ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ دو ہزار سے
زائد روایات متواترہ کی رو سے تحریف قرآن کے قائل ہیں وغیرہ

— مصنفہ —

(مولانا) اللہ یار خان (صاحب)

آنہ چکڑالہ (میانوالی)

بار سوم　　ہدیہ ۸ روپے

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی اورث کتابہ واختار من عبادہ
حیلھم منصورین غالبین علیٰ اعدائہ والصلوٰۃ
والسلام علیٰ من اختص باصطفائہ سیدنا محمد وعلیٰ
آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد:۔ دین اسلام کے خلاف منجملہ فتنوں کے ایک بڑا فتنہ رفض کا بھی ہے اس فتنہ کے مبلغین جگہ جگہ خلفاء راشدین و ازواج مطہرات پر ناجائز حملے کرکے اہل اسلام کے دلوں کو ناحق مجروح کرتے ہیں اور صحابہ کرام پر حملہ کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہی لوگ قرآن کریم و نبی کریم کی نبوت کے قائل ہیں حقیقت میں ان کو دشمنی قرآن کریم سے ہے نہ کہ صحابہ کرام سے۔ بانیان مذہب شیعہ نے جب سے اس مذہب کی بنیاد ڈالی ہے اس وقت سے آج تک ان پر تین دور گزرے ہیں۔

دور اوّل میں ان میں ایک متنفس بھی عدم تحریف و کاملیت قرآن کا قائل نہ تھا۔ بلکہ تمام محرف و غیر معتبر ہونے کے معتقد تھے۔

دور ثانی میں چار آدمی از روئے تقیہ عدم تحریف قرآن کے قائل ہوئے

اوّل ابو جعفر ثانی محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی علامہ صدوق جس کی وفات ۳۸۱ھ میں ہوئی ہے۔

دوم:۔ شریف مرتضےٰ ابو القاسم علی بن حسین بن موسیٰ بغدادی علم الہدیٰ جس کی وفات ۴۳۶ھ میں ہوئی ہے۔

سوم :- شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن حسین بن علی طوسی فقیہ، مفسر، جس کی وفات ۴۶۰ھ میں ہوئی۔

چہارم ابو علی طبرسی امین الدین فضل بن حسین بن فضل مشہدی مفسر جس کی وفات ۵۴۸ھ میں ہوئی ہے۔ اس دور ثانی میں ۳۸۱ھ سے ۵۴۸ھ تک صرف چار آدمی عدم تحریف کے قائل ہوئے، اور وہ بھی تقیہ کر کے۔ اور باقی جمہور علماء شیعہ ان کے خلاف تحریف قرآن کے عقیدہ پر ڈٹے رہے۔ اور دور ثالث والے بھی تحریف قرآن کے عقیدہ کو سمجھے اور ان چار حضرات کی خوب خبر لی۔ حتیٰ کہ علامہ نوری طبرسی حسین بن محمد تقی، جس نے فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب ۱۲۹۸ھ میں لکھی۔ اس نے چار مشائخ کے اس عقیدہ عدم تحریف قرآن پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ یہ زخم کبھی مندمل نہ ہوگا اور ثابت کر دیا کہ یہ عقیدہ مذہب شیعہ کے سخت خلاف ہے دیکھو فصل الخطاب ص ۳۳-۳۴
حضرات شیعہ آج جب مومن بالقرآن بننے کی کوشش ناجائز کرتے ہیں تو انہیں چاروں کا قول پیش کرتے ہیں مگر یہ دھوکا بازی تو اس کے سامنے چل سکتی ہے جو مذہب شیعہ سے واقف نہ ہو۔

دیکھا علامہ نوری نے دور ثالث میں آکر اقرار کیا کہ ان چاروں کا عقیدہ متقدمین کے خلاف ہے جن میں ائمہ معصومین بھی داخل ہیں۔

ولم یعرف الخلاف صریحا الا من ھذہ المشائخ الاربعۃ

(فصل ص۳۴)

"یعنی تحریفِ قرآن کی صراحتہً مخالفت سوائے ان چار کے کسی سے معلوم نہیں ہوئی۔

اور فصل الخطاب کے صہ۳۲ پر یوں فرمایا:۔

ولم یعرف من القدماء موافق لھم۔

"متقدمین میں سے ان کا کوئی موافق معلوم نہیں ہوا۔"

متقدمین میں سے خود امام حسن عسکری کے شاگرد علی بن ابراہیم قمی کو عقیدۂ تحریف قرآن میں بڑا غلو تھا۔ جیسا فصل الخطاب کے صہ۲۲ پر موجود ہے

وفیہ ان من مشائخ القمیین علی بن ابراھیم الغالی فی القول بالتغییر۔

"قمی مشائخ میں سے علی بن ابراہیم کو تحریف قرآن میں بڑا غلو تھا۔"

علی بن ابراہیم نے یہ عقیدہ یقیناً اپنے استاد امام حسن عسکری سے (وفات ۲۶۰ھ میں ہوئی)، حاصل کیا ہوگا اور اس گیارہویں سے لے کر ائمہ امام سے، علی ہذا القیاس، تو تمام ائمہ کا عقیدہ تحریف قرآن اظہر من الشمس ثابت ہوا۔ اگر یہ عقیدہ ائمہ سے تعلیم نہیں پایا تو کاذب ثابت ہوئے ائمہ پر کذب باندھا تو تمام مذہب جھوٹا ہوا جب ناقل کاذب تو منقول خود کذب ثابت ہوا۔

بعض شیخ اربعہ کے انکار تحریف سے یہ واضح ہوگیا کہ ائمہ اور شاگرد ائمہ اور شاگردوں کے شاگرد تمام تحریف قرآن کے قائل تھے اور یہ چار حضرات عدم تحریف کا دم تو بھرتے ہیں، مگر عدم تحریف پر کوئی روایت صحیح

مرفوع جو قابل وثوق ہو، ائمہ سے پیش نہیں کرتے۔ کرسکتے ہی نہیں کریں کیا۔ فرمایئے؟ زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن کے مقابلہ میں ہم ان کا قول بلا سند مان لیں؟۔

دوم:۔ یہ حضرات بھی زبانی زبانی عدم تحریف کے گیت گاتے ہیں۔ اگر عدم تحریف کا عقیدہ رکھتے تو یقیناً قائلین تحریف کو کافر اکفر کہتے جیسا سنی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ عدم تحریف ان کے نزدیک ضروریات دین سے نہیں۔

سوم:۔ یہ حضرات عدم تحریف پر صحابہ کرام کا واسطہ لاتے ہیں۔ کہ ان کی کوشش وقوت ایمانی کا نتیجہ ہے فرمایئے۔ یہ عقیدہ شیعہ کا ہے کہ قرآن کو نقل کر کے محفوظ رکھنے اس کی اشاعت کرنے میں واقعی وہ سچے تھے۔ اگر یہ سچ ہے، تو خلافت خلفاء ثلاثہ میں بھی سچے ہوئے، فدک کے نہ دینے میں بھی سچے ہوئے۔ تو فرمایئے پھر مذہب شیعہ کہاں گیا۔؟
اب سنیئے مذہب شیعہ میں عدم تحریف کا عقیدہ مذہب شیعہ کی بیخ وبنیاد کو اکھیڑ پھینکتا ہے پھر کوئی چیز دین کی اس مذہب میں قابل اعتبار نہیں رہتی۔ جیسا صاحب فصل الخطاب نے صفحہ ۳۲ پر تصریح کر دی۔

ان ناقلیھا فی الکتب ثقۃ الاسلام الکلینی وشیخہ علی بن ابراھیم وتلمیذہ النعمانی والکشی وشیخہ العیاشی والصفا دفرات بن ابراھیم والشیخ الطبرسی صاحب الاحتجاج وابن شھر آشوب والثقۃ الثقۃ محمد بن العباس الماھیار ماخرلھم دھولاء اجل من ان

یتوھم فیھم سوءٌ فی العقیدۃ وضعف فی المذھب وفتور فی الدین وعلیھم قد در مرحی اثار الائمۃ الاطھار بل ای محدث لم یشرب من اناءھم وای فقیہ لم ینزل رحلہ بفنائھم وای مفسر ذی رای استغنی عن اقتطاف جنائھم۔

تلک عشرۃ کاملۃ۔ یہ دس نام پورے ہیں۔

ترجمہ:۔ روایات تحریف کو نقل کرنے والے کتب میں ثقۃ الاسلام کلینی صاحب اصول کافی اور علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی اور اس کا شاگرد نعمانی اور علامہ کشی اور اس کا استاد عیاشی اور صفار اور فرات بن ابراہیم اور شیخ طبرسی مصنف احتجاج اور ابن شہر آشوب اور محمد بن عباس ماہیار اور ان کے ہم مثل اور یہ مشائخ بہت بلند ہیں اس بات سے کہ ان میں سوء عقیدہ کا وہم کیا جائے یا ان کے مذہب میں ضعف کا عقیدہ رکھا جائے اور دین میں فتور پیدا کیا جائے انہیں مشائخ پر آئمہ معصومین کی احادیث کی چکی پھرتی ہے بلکہ کونسا محدث ہے جس نے ان کے برتن سے نہ نوش کیا ہو یعنی تعلیم نہ حاصل کی ہو اور کونسا فقیہ ہے جس نے ان کے دروازہ پر اپنی سواری نہ کھڑی کی ہو اور وہ کونسا مفسر ہے جو ان سے پھل لینے سے مستغنی رہا ہو۔"

"یہ دس نام پورے ہیں۔"

اس عبارت سے تین چیزیں اظہر من الشمس ثابت ہوتی ہیں

اول :۔ یہ کہ تحریف قرآن کے معتقدین تمام محدثین فقہاء، مفسرین کے استاد۔ یعنی استاد الکل ہیں۔ جب استاد تحریف کے قائل ہیں تو شاگرد تو خود ہوئے۔

دوم :۔ یہ کہ احادیث و روایات ائمہ کی چکی انہی پر چلکر کاٹ رہی ہے یہ بمنزل محور کے ہیں۔ یعنی پورے مذہب شیعہ کی مدار انہی پر ہے

سوم :۔ یہ کہ اگر کہا جائے کہ تحریف قرآن کے عقیدہ میں ان کو غلطی ہوئی ہے تو پھر تمام مذہب شیعہ فنا ہوجاتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ چار مشائخ کا عقیدہ عدم تحریف کا غلط ہے۔ اور اس غلطی کو علامہ خلیل قزوینی نے الصافی شرح کافی باب فصل القرآن جزو ششم باب النوادر میں ایسا بے نقاب کیا کہ شریف مرتضیٰ کے تقیہ کی چادر کو ایسا چاک کیا کہ نیچے سے شریف مرتضیٰ کا چہرہ مبارک دنیا کے سامنے آگیا۔

" دعویٰ ایں کہ قرآن ہمیں است خالی از اشکال نیست و استدلال برین باہتمام صحابہ و اہل اسلام بضبط قرآن بغایت رکیک است بعد از اطلاع بر عمل ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ۔"

ترجمہ :۔ دعویٰ اس امر کا کرنا کہ قرآن یہی ہے جو مشہور صحیفوں میں ہے یہ بہت مشکل ہے اس پر صحابہ و اہل اسلام کے اہتمام سے جو انہوں نے حفاظت قرآن میں کی ہے دلیل پکڑنا نہایت کمزور ہے۔ اس امر کے بعد کہ جب ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ کا عمل قرآن کے متعلق ظاہر ہو چکا ہے۔"

Scanned by CamScanner

اے حضرات شیعہ! جب تک تم سُنّی بن کر سُنیوں کی طرح صحابہ کرام کو دیندار، کامل الایمان نہ مانو گے، اس وقت تک قرآن پر ایمان کا دعوی کرنا ہوا پر مکان کا تیار کرنا ہے ہے

مومن قرآن شدن یار فضل بدول

ایں خیال است و محال است و جنوں

اسی طرح صاحب فصل الخطاب نے ان چار حضرات کے اقوال کا بڑی طرح رد فرمایا دیکھو صفحہ ۳۴ خاص کر شیخ صدوق کی خوب خبر لی۔ پس مذکورہ دلائل سے ثابت ہو گیا کہ قرآن کے ناقص ہونے، متغیر ہونے اور محرف ہونے میں کسی شیعہ کا اختلاف نہیں۔ خدا کی شان، کتب شیعہ کو اول سے آخر تک دیکھتے جاؤ، کسی مسئلہ میں ان کا اتفاق نہ پاؤ گے۔ مگر ایک تحریف قرآن کا ہی مسئلہ ہے جس میں تمام کا اتفاق ہے جن چار حضرات نے تقیہ کے لباس میں عدم تحریف کا گیت گایا اس تقیہ کے لباس کو دور سوم والوں نے پھاڑ ڈالا۔ اب اگر کوئی شیعہ قرآن پر ایمان رکھنے کا دعوی کرتا ہے تو محض خلق خدا کو فریب دیتا ہے تقیہ کر کے ورنہ تمام علماء و مجتہدین شیعہ تحریف قرآن کے اقراری ہیں۔ اور کتب شیعہ میں تحریف قرآن کے چھ اقرار موجود ہیں:

اقرار اول: علماء شیعہ کی روایات تحریف کثیر ہیں۔ تعداد میں دو ہزار سے زائد ہیں۔ روایات امامت سے کم نہیں۔

اقرار دوم: کہ روایات تحریف، تحریف قرآن پر صاف صاف دلالت کرتی ہیں۔

اقرار سوم :- کہ یہ روایات متواتر ہیں جیسا قرآن تواتر سے ملا شیعہ کے نزدیک اس کی تحریف بھی تواتر سے ثابت ہے۔

اقرار چہارم :- کہ انہی روایات کے مطابق شیعہ تحریف و ناقصیت قرآن کے معتقد بھی ہیں۔

اقرار پنجم :- کہ روایات تحریف قرآن معتبر سے معتبر کتب شیعہ میں موجود ہیں۔ انہی کتب پر شیعہ مذہب کی مدار ہے۔

اقرار ششم : کہ قرآن کا محرف ہونا جیسا مطابق نقل ہے اسی طرح مطابق عقل بھی ہے بلکہ عقل کا تقاضہ ہے کہ قرآن محرف ہونا چاہیے یعنی قرآن روایۃً درایۃً عقلاً نقلاً محرف ہے۔

یہ چھ اقرار میں نے اس لئے پیش کئے کہ کوئی روایت تحریف قرآن کی پیش کی جائے تو ان چھ اقراروں سے پیش کی جائے چونکہ علماء شیعہ کی عادت ہے کہ جب ہم ان سے ایمان بالقرآن کا مطالبہ کرتے ہیں تو روایات تفسیر اتقان وغیرہ سے نسخ کی روایات کو تحریف کی روایات بنا کر پیش کر دیتے ہیں میں تمام پاکستان کے علماء شیعہ کو اعلان کرتا ہوں کہ اگر آپ کو اس مسئلہ میں معارضہ بالمثل کرنا مقصود ہے تو بڑی خوشی سے کریں مگر انہی چھ اقراروں سے معارضہ کریں اول چھ اقرار کتب اہل سنت سے پیش کریں بعد میں روایت تحریف کا نام لیں ورنہ جواب، تو جواب آپ کی پیش کردہ روایات سننے کے لئے ہم تیار نہیں یہ رسالہ میں نے مناظرین کی امداد کی خاطر لکھا ہے کہ جب مناظرے کے لئے کھڑا ہو تو اول ہی تقریر میں یہ چھ اقرار پیش کر کے

روایات تحریف کی پیش کرے اور شیعہ مناظر سے بھی اول ان چھ اقراروں کا مطالبہ کرے کہ کوئی روایت ان چھ اقراروں کے بغیر قابل سماعت نہ ہوگی۔

اقرار اول دکھانے اور پیش کرنے کی ضرورت اس واسطے ہے کہ بتیس چالیس روایات تحریف اگر کتب میں مل جائیں تو شاید غلط ہوں مگر دو ہزار سے زائد نہ غلط ہوسکتی ہیں نہ ساقط الاعتبار ہوسکتی ہیں۔ دو ہزار زائد کی تفصیل روایات امامت سے کم نہیں۔ اور کتب شیعہ میں سوائے امامت کے مسئلہ کے اور ہے ہی کیا!

پس ان دو امروں میں سے ایک کو ضرور ماننا پڑے گا یا قرآن کو محرف مان کر ایمان سے ہاتھ دھونا ہوگا یا، امامت سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ چونکہ جس قدر روایات مسئلہ امامت پر دلالت کرتی ہیں۔ اسی قدر تحریف قرآن پر بھی کرتی ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ روایات امامت کو مان لیں اور بغیر جرح کے تحریف کی روایات کا انکار کردیں۔

اے شیعو! خدا تم پر رحم کرے کس قدر مصیبت میں مبتلا ہوئے ہو آؤ میں تمہیں اس مصیبت کا حل بتاتا ہوں سنی بن جاؤ۔ صحابہ کرام کے خادم بن جاؤ پس اس مصیبت سے جان بچ جائے گی۔ ورنہ شیعہ مذہب میں قرآن اور امامت دو متضاد امر ہیں۔ قرآن کو صحیح تسلیم کریں تو امامت سے ایمان ساقط۔ اگر امامت مانی جائے تو قرآن سے ایمان ساقط۔

اقرار دوم کی ضرورت اس واسطے ہے کہ جب تحریف قرآن پر روایات صاف صاف دال ہونے کا اقرار پیش کیا جائے، تو اب کسی کو تاویل کی گنجائش

نہ رہے گی۔ اگر اس اقرار کے بعد بھی کوئی شخص روایت کی تاویل کرتا ہے تو وہ تاویل مردود ہوگی۔

اقرار سوم: کی ضرورت اس واسطے ہے کہ قرآن تواتر کے اقسام سے اعلیٰ قسم کا متواتر ہے۔ غیر متواتر روایات خواہ تحریف کی ہی کیوں نہ ہوں وہ متواتر کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتیں بلکہ واجب الرّد ہوں گی۔

چونکہ جمہور اہل اسلام کے مذہب میں (سوائے شیعہ کے) قرآن کا ہر قسم کی تحریف سے پاک ہونا تو تواتر سے ثابت ہے۔ شیعہ کی طرح ہمارا یہ عقیدہ نہیں، کہ تواتر سے امان اٹھا دے۔ شیعہ ہماری کتب سے جو روایتیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی صحت بھی ثابت نہیں کر سکتے تواتر تو دور کی بات ہے۔

اقرار چہارم:۔ دکھانے کی ضرورت اس واسطے ہے، کہ یہ روایات تحریف موجود بھی ہوں، مگر وہ کہتا ہے، کہ میرا عقیدہ ان روایات کے مخالف ہے تو اس کے حق میں یہ روایات حجت نہ ہوں گی۔

مگر یاد رکھیں، کہ کسی ایک شخص کا عقیدہ نہ مانا جائے گا۔ بلکہ پورے مذہب کے علماء کا عقیدہ۔ جیسا تمام علماء شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن کا ہے اگر اب کوئی شیعہ اس عقیدہ سے انکار کرتا ہے تو وہ شیعہ نہیں بلکہ جھوٹ بولتا ہے۔ اگر اس عقیدہ سے بیزاری حاصل کرنا چاہتا ہے تو عقیدہ تحریف والوں کو کافر و اکفر جانے

اقرار پنجم:۔ کی ضرورت اس واسطے ہے کہ روایات تحریف غیر معتبر کتب میں ہوں

تو بھی قابلِ اعتبار نہیں ہو سکتیں جب یہ اقرار موجود ہوگا کہ انہیں کتب پر مذہب شیعہ کی مدار ہے تو گنجائش انکار نہیں رہے گی۔

اقرار ششم: کی ضرورت ہے کہ کوئی شخص کہہ دے کہ یہ روایات خلاف عقل سلیم ہیں تو اس کا قول سچا ہوگا۔ مگر جب مطابق عقل ہونے کا اقرار موجود ہوگا تو یہ عذر بھی اڑ جائے گا۔ علمائے شیعہ کا بھی عجیب عقل ہے کہ قرآن کی تحریف کو مطابق عقل سلیم کہا۔ معاذ اللہ

اب میں ان چھ اقراروں کے متعلق ثبوت کتب شیعہ سے پیش کرتا ہوں

سنو! اقرار اول علمائے شیعہ فصل الخطاب صفحہ ۲۱۱ مطبوعہ ایران

الاخبار الكثيرة المعتبرة الصريحة في وقوع السقط ودخول النقصان في الموجود من القرآن على ما مرّ في ضمن الادلة السابقة وانه اقل من تمام ما نزل اعجازا على قلب سيد الانس والجان من غير اختصاصها باية او سورة وهي متفرقة في الكتب المعتبرة التي عليها المعول عند الاصحاب جمعت على ما عثرت عليها في هذا الباب۔

بہت سی حدیثیں جو معتبر ہیں اور قرآن موجودہ میں کمی اور نقصان پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں علاوہ ان احادیث کے جو دلائل سابقہ کے ضمن میں بیان ہو چکی ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قرآن مقدار نزول سے بہت کم ہے اور یہ کمی کسی آیت یا کسی صورت کے ساتھ مخصوص نہیں۔

اور یہ حدیثیں ان کتب متفرقہ میں پھیلی

ہوئی ہیں جن پر ہمارے مذہب کا اعتماد اور اہل شیعہ مذہب کا ان کی طرف رجوع ہے ۔ میں نے سب حدیثیں جمع کر دی ہیں جو میری نظر سے گزری ہیں ۔

فائدہ :- منقولہ عبارت میں تین اقرار ہیں اول یہ کہ حدیثیں کثیرہ معتبر ہیں اور دوم یہ کہ تحریف قرآن پر صاف صاف دلالت کرتی ہیں ، سوم یہ معتبر کتب ہیں جن پر مذہب کی مدار ہے موجود ہیں ۔

اسی فصل الخطاب کے صفحہ ۲۲۷ میں زائد در دو ہزار کا اقرار اور کثیر ہونے کا اور تحریف پر دلالت کرنے کا موجود ہے ۔

وهي كثيرة جداً حتى قال السيد نعمة الله الجزائري في بعض مؤلفاته كما حكى عنه ان الاخبار الدالة على ذلك تزيد على الفي حديث وادعى استفاضتها جماعة كالمفيد والمحقق الداماد والعلامة المجلسي وغيرهم بل الشيخ ايضاً صرح في التبيان بكثرتها بل ادعى تواترها جماعة ياتي ذكرهم ۔

روایات تحریف قرآن یقیناً بہت ہیں حتیٰ کہ سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تالیفات میں لکھا ہے کہ جیسا ان سے نقل کیا گیا ہے کہ جو حدیثیں تحریف پر دلالت کرتی ہیں وہ دو ہزار حدیث سے زیادہ ہیں اور ایک جماعت نے ان کے مستفیض ہونے کا دعویٰ کیا ہے ۔

جیسے شیخ مفید اور محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ نے بلکہ شیخ نے تبیان میں تصریح فرمائی ہے کہ روایت تحریف

کثیرہ ہیں بلکہ ایک جماعت نے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے جن کا ذکر آتا ہے۔

اس حوالہ سے چار امور ثابت ہوئے روایات تحریف کثیر ہیں اور دو ہزار سے زیادہ ہیں (۳) تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں اور (۴) مستفیض اور متواتر ہیں۔

نوٹ:- بعض مؤلفات سے کتاب انوار النعمانیہ فی بیان معرفت نشاۃ الانسانیہ ہے اسی فصل الخطاب کے صفحہ ۲۳۹ پر لکھا ہے کہ روایت تحریف قرآن روایت امامت سے کم نہیں۔

وعندي ان الاخبار في هذا الباب متواتر معنى وطرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الاخبار راساً بل ظني ان الاخبار راساً في هذا الباب لا يقصر عن الاخبار الامامة فكيف يثبتونها بالخبر۔

میرے نزدیک تحریف قرآن کی روائتیں معنی متواتر ہیں اور ان سب روایتوں کو ترک کر دینے سے ہمارا تمام فن حدیث بے اعتبار ہو جائے گا بلکہ میرا علم یہ ہے کہ تحریف قرآن کی روائتیں مسئلہ امامت کی روایتوں سے کم نہیں ہیں اگر تحریف قرآن کی روایتوں کا اعتبار نہ کیا جائے تو مسئلہ امامت بھی روایتوں سے ثابت نہ ہو گا۔

اور مراۃ العقول شرح اصول مطبوعہ نجف اشرف جلد ۲ صفحہ ۵۳۶

Scanned by CamScanner

پر بعینہ یہی عبارت موجود ہے۔

علامہ مجلسی نے تصریح کر دی کہ جس طرح اولین فرض جس کے ماننے کے بغیر نجات محال ہے مسئلہ امامت ہے اسی طرح قرآن کا محرف نہ ماننا تو نجات محال۔ اور جس طرح مسئلہ امامت کا ماننا ضروریات دین سے ہے اور جیسا امامت کا منکر بے ایمان اور مذہب شیعہ سے خارج اور غیر جنتی ہے اسی طرح تحریف قرآن کا منکر بے ایمان اور مذہب شیعہ سے خارج اور غیر جنتی ہے۔

شیعہ حضرات سے مخلصانہ مشورہ :۔ کہ آؤ یہ خانہ ساز روایات پر جس امامت کی بنیاد ہے اس کو خیرباد کہو اور قرآن کو غیر محرف مان لو، تو نجات ہو جائے گی آگے آپ کی مرضی۔ البتہ شیعہ یہ جواب دیں کہ قرآن سے ہم کو دشمنی تو اسی وجہ سے ہے کہ اس نے مسئلہ امامت کو نہیں بیان کیا بلکہ بالکل خاموش ہے تو اس کا جواب سنی کیا دیں گے۔

اقرار دوم: اسی فصل الخطاب کے ص ۲۱۱ سے عبارت نقل ہو چکی ہے

الاخبار الکثیرۃ المعتبرۃ الصریحۃ فی وقوع السقط

" بہت حدیثیں معتبرہ جو صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں "

اور اسی فصل الخطاب کے ص ۲۲۷ سے جو عبارت نقل کی گئی ہے کہ

کما حکی عنہ ان الاخبار الدالۃ علی ذلک تزید علی الفی حدیث۔

" جیسا حکایت کی گئی ہے علامہ جزائری سے کہ جو احادیث تحریف

قرآن پر دلالت کرتی ہیں ان کی تعداد دو ہزار ہیں ۔

پھر اسی فصل الخطاب کے صفحہ ۳۰ پر سید محدث جزائری کا مذہب نقل کیا ہے:۔

ان الاصحاب قد اطبقوا علی صحة الاخبار المستفیضة بل المتواترة الدالة بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن

ترجمہ:۔ محدث جزائری نے انوار النعمانیہ میں لکھا ہے کہ اصحاب امامیہ نے اتفاق کیا ہے ان روایات مستفیضہ بلکہ متواترہ کی صحت پر جو صاف صاف تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں

شاباش، چلو جناب قرآن سے تو چھٹی ہوئی۔ سب شیعہ علماء کا اتفاق اس پر ہوا کہ قرآن قابل اعتبار نہیں۔

اقرار سوم، اسی فصل الخطاب کے صفحہ ۲۲۷ سے عبارت نقل ہو چکی ہے۔

بل ادعی تواترها جماعة یاتی ذکرهم فی آخر المبحث

"بلکہ ایک جماعت نے تحریف قرآن کی روایات کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔"

اور مرآۃ العقول شرح اصول جلد ۲ صفحہ ۵۳۴ پر یوں نقل ہے

وعندی ان الاخبار فی هذا الباب متواترة معنی وطرح جمیعها یوجب رفع الاعتماد عن الاخبار راسا۔

ترجمہ: میرے نزدیک تحریف قرآن کی روائتیں معنی متواتر ہیں - اور ان سب کو ترک کر دینے سے شیعہ کا فن حدیث تمام کا تمام غیر معتبر ہو جاتا ہے پھر اسی فصل الخطاب کے صفحہ ۳۱ پر محدث جزائری کا قول منقول ہے

قال السید المحدث الجزائری	سید محدث جزائری نے کتاب انوار
وفی الانوار ما معناہ ان الاصحاب	میں لکھا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ
قد اطبقوا علی صحۃ الاخبار	اصحاب شیعہ نے اتفاق کیا ہے کہ ان
المستفیضۃ بل المتواترۃ الدالۃ	روایات مستفیضہ بلکہ متواترہ کی صحت
بصریحھا علی وقوع التحریف فی	پر جو صراحتہً تحریف قرآن پر دلالت کرتی
القرآن کلاماً ومادۃ واعراباً و	ہیں یہ تحریف قرآن میں بھی ہوئی ہے، پارہ
التصدیق بہا -	میں بھی، اعراب میں بھی اور اتفاق کیا
	ہے روایت کی تصدیق پر بھی -

اسی فصل الخطاب کے صفحہ ۲۲۸ و صفحہ ۲۳۴ پر صاحب فصل الخطاب نے وعدہ پورا کیا جن محدثین کا باقی ذکر ہم کیا تھا، کہ روایات تحریف قرآن کے قائل ہیں ان کی عبارتیں ساقط کر کے صرف نام لکھتا ہوں -

وقد ادعی تواترھا جماعۃ منھم	قرآن کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے
المولوی محمد صالح ومنھم الفاضل	اس جماعت سے مولوی محمد صالح بھی ہیں
قاضی القضاۃ علی بن عبد العالی	اور ان سے فاضل قاضی القضاۃ علی بن
ومنھم الشیخ المحدث الجلیل ابو الشیخ	عبد العلی بھی ہے ان سے شیخ محدث جلیل
الحسن الشریف فی مقدمات تفسیرہ	ابو شیخ حسن شریف اپنی تفسیر کے مقدمات

Scanned by CamScanner

علامة المجلسي في [illegible]
لعقول ومنهم السيد المحدث الجزائري
ومنهم مولوي محمد تقي المجلسي ومنهم
الفاضل الامير علاء الدين كلستاني ـ

یعنی انہی میں سے علامہ مجلسی بھی
ہے مرأۃ العقول میں انہی سے
سید محدث جزائری اور انہی میں سے
فاضل امیرزا علاء الدین کلستانی
ہے۔

چہارم اقرار علماء شیعہ کہ انہی روایات کے موافق شیعہ تحریف قرآن کے معتقد بھی ہیں فصل الخطاب ص۲۵ و ۲۶۔

الاول وقوع التغيير والنقصان
منه وهو مذهب الشيخ الجليل علي بن
ابراهيم القمي شيخ الكليني في تفسيره صرح
بذلك في اوله وملئه كتابه من
اخباره مع التزامه في اوله بان
لا يذكر فيه الا عن مشائخه وثقاته
ومذهب تلميذه ثقة الاسلام
الكليني رحمه الله على مانسبه اليه
جماعة لنقله الاخبار الكثيرة الصريحة
في هذا المعنى في كتاب الحجة خصوصا
في باب النكت والنتف من التنزيل
وفي الروضة من غير تعرض لردها

اول قول یہ ہے کہ قرآن میں
تغیر و نقصان ہوگیا اور یہی
مذہب ہے شیخ جلیل علی بن
ابراہیم قمی شیخ کلینی کا، انہوں
نے اپنی تفسیر کے شروع میں
اس کی تصریح کی ہے اور
اپنی تفسیر کے شروع میں
اس بات کا فیصلہ کیا تھا
کہ میں وہی روایات پیش کروں
گا جو میرے استادوں نے
یا معتبر مجتہدین نے ذکر کی
ہیں۔

Scanned by CamScanner

او تاویلھا واستظھر المحقق السید
محسن الکاظمی فی شرح الوافیہ مذھبہ
من الباب الذی عقدہ فیہ وسماہ
باب انہ لم یجمع القرآن
کلہ الا الائمۃ علیہ السلام
فان الظاھر من طریقتہ
انہ یقعد الباب لما یرتضیہ
قلت وھو کما ذکرہ فان
مذاھب القدماء تعلم غالباً
من عناوین ابوابھم وبہ
صرح ایضاً علامۃ المجلسی
فی مرآۃ العقول۔

اور یہی تحریف کا مذہب ثقۃ
للاسلام کلینی رحمۃ اللہ کا بھی
ہے جیسا کہ ایک جماعت نے
ان کی طرف منسوب کیا ہے
کیونکہ انہوں نے بہت سی
حدیثیں اسی مضمون کی جو
صراحتاً تحریف کی ہیں، کافی
کتاب میں خصوصاً باب النکت
والنتف عن التنزیل میں اور روضہ
میں نقل کی ہیں اور ان روایات کو نہ
رد کیا، نہ تاویل کی اور محقق سید محسن
کاظمی نے شرح وافیہ میں کلینی کا مذہب
اس باب سے ثابت کیا ہے جو انہوں نے کافی میں منعقد یعنی باندھا
ہے اور اس کا نام رکھا ہے
باب انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمۃ علیہ السلام کیونکہ
ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اسی مضمون کے لئے باب قائم کرتے ہیں جو
مضمون ان کو پسند ہو میں کہتا ہوں کہ محقق کاظمی کا یہ کہنا ٹھیک ہے
متقدمین کا مذہب اکثر ان کے بابوں کے عنوان سے ظاہر
ہوتا ہے اور اسی طرح تصریح کی علامہ مجلسی نے مرآۃ العقول

میں بھی ہے۔"

اس کے بعد صاحب فصل الخطاب نے مجتہدین شیعہ کے چالیس نام گنوائے ہیں۔ اور ان مجتہدین میں سے وہ حضرات بھی ہیں جو امام غائب و شیعہ کے درمیان سفیر بھی رہے ہیں۔ اور ان کے معصوم ہونے کے بھی شیعہ قائل تھے۔ اسی فصل الخطاب کے ص۱۱ پر ہے۔

وَمنھم اسحٰق الکاتب۔ الذی شاھد الحجۃ عجل اللہ فرجہ ورئیس ھذہ الطائفۃ الشیخ الذی ربما قیل بعصمتہ ابوالقاسم حسین بن روح بن ابی بحر النوبختی السفیر الثالث بین الشیعۃ والحجۃ

ترجمہ۔ اور انہیں میں سے اسحاق کاتب بھی ہے جس نے امام غائب کو، دیکھا اللہ امام کو جلدی باہر لائے اور رئیس جماعت کا شیخ جس کے متعلق بہت دفعہ عصمت کا دعوی بھی کیا گیا وہ ابوالقاسم حسین ابن روح نوبختی سفیر سوم مابین شیعہ اور امام غائب کے ہے۔

پھر اسی کتاب فصل الخطاب کے ص۳۱ پر ہے:۔

ھو مذھب جمھور المحدثین الذین عثرنا علی کلماتھم

"یہی مذہب ہے جمہور محدثین کا جن کے کلمات پر ہم کو اطلاع ہوئی ہے۔"

علامہ دلدار علی مجتہد اعظم شیعہ اساس الاصول کے ص۱۱۸ پر فرماتے ہیں:۔

وا ما الاعتقادات التی لیست من تلک المثابۃ لبعض خصوصیات الحفظۃ وا ذھاب بعض الایات عن کتاب اللہ تعالی۔

ترجمہ:۔ وہ اعتقادات جو اس درجہ کے نہیں ہیں مثل بعض خصوصیات رجعت کے اور اس عقیدہ کی مثل کہ بعض آیتیں قرآن سے نکل گئی ہیں۔

اور تفسیر صافی علامہ محسن کاشی کی جو شیعہ کی چوٹی کی تفسیر ہے اس کے صفحہ ۱۴ پر موجود ہے۔

واما الاعتقاد مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ في ذلك فالظاهر من ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكليني طاب ثراه انه كان يعتقد التحريف والنقصان في القرآن لانه روى روايات في هذا المعنى في كتابه الكافي ولم يتعرض لقدح فيها مع انه ذكر في اوّل الكتاب انه كان يثق بما رواه فيه وكذلك استاذه علي بن ابراهيم القمي رحمه الله فان تفسيره مملوّ منه وله غلوّ فيه وكذلك الشيخ احمد بن ابي طالب الطبرسي قدس سره فانه ايضا نسج على منوالهما في كتاب الاحتجاج

اور ہمارے مشائخ شیعہ رحمۃ اللہ علیہم کا اعتقاد تحریف قرآن کے بارے میں یہ ہے کہ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی پاک ہو خاک گور اس کی وہ تحریف و نقصان قرآن کا معتقد تھا۔ کیونکہ انھوں نے اس مضمون کی روائتیں اپنی کتاب کافی میں لکھی ہیں اور ان پر اعتراض نہیں کیا۔ باوجودیکہ اس نے شروع کتاب میں لکھ دیا ہے کہ وہ جس قدر حدیثیں اس کتاب میں روایت کریں گے ان پر ان کو وثوق و اعتبار ہے کہ وہ معتبر ہیں۔ اور اسی طرح ان کے

استاد علی بن ابراہیم قمی رحمتہ اللہ بھی تحریف قرآن کا معتقد تھا

کیونکہ ان کی تفسیر تحریف قرآن کی روایتوں سے بھری ہوئی ہے اور

ان کو تحریف قرآن کے عقیدہ میں بڑا غلو تھا اور اسی طرح شیخ طبرسی

بھی تحریف کا معتقد تھا کہ وہ بھی اپنی کتاب احتجاج میں اسی طرز

پر ہے ۔"

اب میں ان علماءِ شیعہ سے پوچھتا ہوں کہ کیا جن علماء نے اماموں کی صحبت بلا واسطہ حاصل کی، اور شاگردین کرائمہ کرام سے عقائد و علوم و حدیثیں نقل کر کے شیعہ تک پہنچائیں اور شیعہ اور اماموں کے درمیان وحی جبرئیل کی طرح سفیر تھے جیسے وحی مابین اللہ تعالےٰ و رسول کے تھا۔ یا ائمہ کے شاگردوں کے شاگرد تھے۔ ان کا عقیدہ تحریف قرآن کے متعلق ثابت ہو چکا ہے تو آپ اس عقیدہ سے انحراف کر کے اپنی عاقبت کیونکر خراب کرتے ہو؟

نیلوٗ خود اگر ان کا عقیدہ تحریف قرآن کے متعلق باطل تھا، تو ایک فتویٰ آج ہی شائع فرما کر شیعی دنیا پر واضح فرما دیں کہ ہمارے متقدمین علماءِ شیعہ و مجتہدین باطل پر تھے۔ لہٰذا شیعہ مذہب کو ترک کرنا باطل کو ترک کرنا ہے۔

اقرار پنجم :۔ علماءِ شیعہ کہ تحریف قرآن کی روایتیں معتبر سے معتبر کتب میں موجود و منقول ہیں جن پر مذہب شیعہ کی مدار ہے اسی فصل الخطاب کے صلا سے اقرار اوّل میں پہلے حوالے میں دیکھو۔

وھی متفرقۃ فی الکتب المعتبرۃ التی علیھا المعول عند الاصحاب

اور یہ تحریف قرآن کی روایتیں متفرق ہیں کتب معتبرہ میں جن پر شیعہ

مذہب کی مدار اعتماد ہے۔"

اسی کتاب فصل الخطاب کے صفحہ ۲۲۸ پر ہے۔

واعلم ان تلک الاخبار منقولۃ من الکتاب المعتبرۃ التی علیہا معول اصحابنا فی اثبات الاحکام الشرعیۃ والآثار النبویۃ

جان لینا چاہیے کہ یہ حدیثیں تحریف قرآن کی شیعہ کی معتبر سے معتبر کتب میں پائی گئی ہیں جن پر اصحاب شیعہ کا اعتماد ہے۔ احکام شرعیہ کے ثابت کرنے میں اور آثار نبویہ کے نقل کرنے میں

قرائن ششم :۔ علماء شیعہ کہ تحریف قرآن عقل کے مطابق ہے اور مطابق عادت ہے فصل الخطاب کے صفحہ ۳۰ پر ہے۔

دلیل اول: الدلیل الثانی ان کیفیۃ جمع القرآن وتالیفہ مستلزمہ عادۃ لوقوع التغیر والتحریف فی القرآن وقد اشارۃ الی ذلک علامۃ المجلسی فی مراۃ العقو

قرآن کا جمع و مؤلف کرنا عادت تغیر و تبدل و تحریف کو چاہتا ہے اور اسی طرح علامہ مجلسی نے مراۃ العقول میں اشارہ کیا یعنی تحریف قرآن مطابق عادت ہے

دلیل دوم: اور مراۃ العقول جلد اول صفحہ ۱۷۱ پر ہے۔

والعقل یحکم بانہ اذا کان القرآن متفرقًا منتشرًا عند الناس وتصدی غیر المعصوم لجمعہ لیمتنع عادۃ ان یکون جمعہ کلا ما موافقًا للواقع۔

ترجمہ:- اور تقاضہ عقل یہی ہے کہ جب قرآن لوگوں کے پاس متفرق بکھرا ہوا تھا اور اس کو جمع کرنے کے در پے غیر معصوم ہوا تو عادۃً ممنوع کہ قرآن مطابق واقع کے ٹھیک ٹھیک بغیر کسی زیادتی کے جمع ہوا ہو۔

تحریف قرآن شیعہ عقل کے موافق اس وجہ سے ہے کہ جب خلفاء ثلثہ نے ہر نیکی کو برائی سے بدل دیا۔ اور برائی کو نیکی سے بدل دیا اور ہر صدق کو جھوٹ سے تو قرآن کو ضرور تناقض ہے عقل ہے جیسا کہ فصل الخطاب کے صد ۱۴۶ پر ہے

ومن امثال تلك الامور	ان مذکورہ امور کی مثالوں سے یہ ہے کہ
[illegible] معروفا فجعلوه منكرا	جو اچھائی تھی اس کو برائی سے بدل دیا
[illegible] منكرا جعلوه معروفا	جو برائی تھی اس کو نیکی سے بدل دیا

اور احتجاج طبرسی جو شیعہ کی چوٹی کی کتاب ہے اس کے صد ۱۵۹ پر یہ ہے

فصار الحق فی ذالك الزمان	پس حق اس زمانہ میں باطل بن گیا
عندهم باطلاً والباطل عندهم	تھا اور باطل حق اور کذب صدق
حقاً والكذب صدقاً والصدق كذباً	بن گیا اور صدق کذب بن گیا تھا۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ آیا قرآن حق و صدق اچھی چیز تھا یا نہ؟

اگر اول ہے تو ضروری جھوٹ باطل سے بدل گیا ہے اگر ثانی ہے

یعنی قرآن معاذ اللہ ثم معاذ اللہ تو پھر صدق معروف حق سے بدلا ہوگا اور تمام علماء شیعہ کا اتفاق و اجماع ہے، کہ حق ہدایت نجات اس امر میں ہے جو سنیوں کے خلاف ہو اور سنی تو تحریف قرآن کے عقیدہ کو بدترین کفر سمجھتے ہیں لہذا شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآنی کا حق اور ہدایت و نجات کا ذریعہ ہوگا اسکا کفریہ عقیدہ مسئلہ تحریف قرآن کو شیعہ علماء نے نجات سمجھا ہے جیسا کہ فصل الخطاب کے صفحہ ۱ پر موجود ہے۔

وسمیتہ فصل الخطاب فی تحریف
کتاب رب الارباب وجعلت لہ
ثلث مقدمات وما بین واودعت
فیہ من بدائع الحکمۃ ماتقر بہ
کل علینی وارجو ممن ینتظر رحمۃ
المسیئون ینفعنی بہ فی یوم لاینفع
مال ولابنون۔

میں نے اس کتاب کا نام فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب رکھا اور اس کتاب کے تین مقدمے اور دو باب باندھے ہیں اور اس میں میں نے عجیب حکمتیں رکھی ہیں جس کی وجہ سے ہر ایک آنکھ ٹھنڈی ہوگی اور اس ذات پاک تعالے سے رحمت کا امیدوار ہوں جس کی رحمت کے تمام گنہ گار امیدوار ہیں اور مجھے یہ کتاب تحریف قرآن کی نفع دے گی اس دن جس دن مال اور اولاد نہ نفع دے گی۔

کیا صاف اقرار ہے کہ میدان قیامت میں تحریف قرآن کے عقیدہ والے کو خدا تعالے اپنی رحمت میں داخل کرے گا اس سے صاف ثابت

Scanned by CamScanner

ہوا شیعہ عقیدہ ہے کہ جو تحریف قرآن کا معتقد نہیں وہ رحمت خدا سے دور ہوگا۔

دلیل ۱:۔ تحریف قرآن حسب اصول وعقائد سے عین مطابق عقل ہے کیونکہ جن لوگوں کے ہاتھوں سے قرآن جمع ہوکر شائع ہوا ہے وہ شیعہ کے نزدیک دشمن قرآن، وبے دین، تخریب قرآن کے درپے تھے لہذا تحریف قرآن مطابق عقل ہوئی۔ اب میں ان وجوہات کو بیان کرتا ہوں جن کی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ شیعہ کا ایمان قرآن پر نہیں اور نہ ہوسکتا ہے۔

ومن ادعی فعلیہ البیان بالبرھان

وجہ اول:۔ باقرار واعتقاد شیعہ موجودہ قرآن خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پر جمع ہوکر تمام جہان میں پھیلا اور اصحاب ثلاثہ بقول شیعہ معاذ اللہ دشمن دین تھے، خائن تھے۔ تمام دین کو خراب کردیا تھا معاذ اللہ ظالم تھے جھوٹے تھے اور دین اسلام کو برباد کرنے کی خاطر انہوں نے خلافت پر غاصبانہ قبضہ کرکے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور سیاہ وسفید کے مالک ہوگئے اور صاحب قوت تھے۔ تمام صحابہ کو اپنے تابع کرلیا تھا۔

بھلا جب چیز دین کی اتنے بڑے دشمن دین کے ہاتھوں سے ملے جس کے ملنے کا اور کوئی ذریعہ بھی نہ تھا، نہ کوئی قوت تھی، جو ان کو دین اسلام اور قرآن کو خراب کرنے سے منع کرسکتی۔ خاص کر قرآن کریم سے جس پر تمام دین کا مدار ہے۔ اس کو اتنے بڑے دشمن دین نے کسی طرح صحیح جمع کرکے دنیائے اسلام کے سامنے پیش کیا؟ ہرگز ہرگز نہیں؟ کسی عاقل کا

Scanned by CamScanner

اس زیر قطعاً ایمان نہیں ہو سکتا۔ ایسے جابر دشمن دین نے جس میں دست اندازی کی ہو۔ اور دوسرا کوئی قابل وثوق ذریعہ بھی اس کی تصدیق کا نہ ہو اور نہ ہی ائمہ شیعہ سے جن کو شیعہ معصوم، مفترض الطاعۃ کہتے ہیں کوئی قابل اعتبار جس پر پورا وثوق اور یقین ہو سکے تصدیق قرآن کتب شیعہ میں منقول ہے اگر کوئی روایت بالفرض محال ان ائمہ سے کتب شیعہ میں منقول ہو بھی تو واجب الرّد نا قابل اعتبار ہے کہ باعتقاد شیعہ ائمہ اور شاگردان ائمہ اور سفیر ائمہ اور ناقلان مذہب شیعہ کذاب بلکہ معتقد وجوب کذب کے سبب سے سب بے کار اور ساقط الاعتبار ہیں صاحب فصل الخطاب نے صفحہ ۳۲۵ پر لکھا ہے۔

قد عرفت مشروحاان النقصان انما تطرق علی القرآن بسبب خلافۃ اھل الجور والعدوان۔

ترجمہ کہ قرآن میں جس قدر کمی زیادتی ہوئی ظالم خلفاء کی وجہ سے ہوئی۔ اگر ظالم خلفاء نہ ہوتے تو قرآن میں نقصان نہ ہوتا۔"

اب میں حضرات شیعہ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آیا سابقہ انبیاء میں سے کوئی نظیر پیش کر سکتے ہیں کہ نبی دنیا سے رخصت ہؤا ہو اور اس کی حکومت و تخت و مصلی نماز اور اس کی تمام امت مومنہ کی باگ ڈور کسی منافق، کافر، ظالم، فاسق اور غاصب کے ہاتھ میں آگئی ہو۔ اور امت مومنہ نے بے چون و چرا اس کی حکومت کو تسلیم کر کے ان کے پیچھے نمازیں پڑھی ہوں، جو کتاب اس نبی پر نازل ہوئی تھی اس کے جمع و ترتیب کا انتظام

بلکہ تمام دین کی زمام ان کے ہاتھ آئی ہو، اور بعد والوں نے ان خائنوں کی ترتیب دادہ کتاب یا ان سے منقول دین سمجھا ہو کہ یہی دین الہٰی ہے؟ آپ ایک نبی کی مثال پیش کریں اور آپ جیسا عقیدہ کسی اُمت کا اصحاب نبی کے حق میں ہوا ہو تو پیش کریں؟ اگر نہ کر سکیں تو پھر یا تو قرآن کا نام چھوڑ دیں۔ایمان، ایمان بہ قرآن کا دعوٰی ختم کر دیں۔یا مذہب شیعہ کے عقیدہ، باطل کو تسلیم کر لیں۔

وجہ دوم :۔ حضرات شیعہ کی بنیاد مذہب اس پر ہے کہ جس مقدس جماعت کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا تھا وہ ساری کی ساری جماعت جھوٹی تھی۔اور پھر اس مقدس جماعت کے دو گروہ تسلیم کیئے، ایک بڑی جماعت اصحاب ثلثہ کی جو ایک لاکھ کئی ہزار افراد پر مشتمل تھی۔دوم جماعت حضرت علیؓ کی جو گنتی میں تین چار افراد پر مشتمل تھی۔پہلی جماعت کے جھوٹ کا نام نفاق رکھا کہ معاذ اللہ وہ منافق تھے قرآن بھرا ہوا ہے کہ منافق کاذب ہوتے ہیں دوم جماعت کے جھوٹ کا نام "تقیہ" رکھا۔کہ یہ تقیہ باز تھے اور دوسرا فرق یہ بیان کیا کہ اول جماعت جھوٹی تو تھی۔مگر جھوٹ کو عبادت نہ خیال کرتی تھی مگر دوم جماعت حضرت علیؓ کی جھوٹ بولنے کو اعلیٰ درجہ کی عبادت سمجھتی تھی اور جھوٹ نہ بولنے والے کو دین سے خارج سمجھتی تھی ثبوت کے لئے جس کا جی چاہے وہ اصول کافی باب التقیہ کو ملاحظہ فرمایئے ائمہ نے جو خود تقیہ کا معنی جھوٹ بیان کیا ہے اصول کافی کا

محض اس واسطے حوالہ دیا ہے کہ اس میں تقیہ کا معنی خود امام سے منقول ہے، کہ تقیہ جھوٹ کو کہتے ہیں اب ہم کسی غیر کے معنی کو ہرگز ہرگز تسلیم نہ کریں گے۔

پس شیعہ حضرات کا ایمان نہ نبوت رسول اکرم پر نہ دلائل و معجزات نبوت پر نہ ہی تعلیمات نبوی پر حتیٰ کہ دین کی کسی چیز پر خواہ وہ چھوٹی ہو خواہ بڑی۔ چہ جائیکہ قرآن کریم پر جو دین کی جڑ ہے بلکہ شیعہ کا ایمان تو اتنی بات پر بھی نہیں ہو سکتا، کہ قرآن نام کی کوئی کتاب رسول خدا پر نازل بھی ہوئی ہوتی۔ جیسا کہ مسلمانوں کا آج تورات انجیل پر ایمان ہے موجودہ تورات و انجیل محرف ہیں ان پر ہمارا کوئی ایمان نہیں، ایمان اسی بات پر ہے کہ تورات اور انجیل نام کی کتابیں خدا کے ہاں سے نازل ہوئی تھیں مگر شیعہ کا تو اتنی بات پر بھی ایمان محال ہے کہ ناقلان دین کی چشم دید جماعت کو کاذب مان چکے ہیں ممکن ہے کہ قرآن کے نزول کا دعویٰ ہی جھوٹا بنایا ہو، جھوٹی بات پر اعتبار کب ہو سکتا ہے۔

اے حضرات شیعہ! اگر آپ نے حضرت علیؓ کے ساتھیوں کو جھوٹ سے بچا لیا ہوتا تو قرآن تواتر سے تو آپ کے پاس نہ آتا مگر خبر احاد سے مل جاتا تو بھی آپ یہ کہنے کے مستحق ہوتے کہ قرآن ہم کو اہل بیت سے ملا، خواہ قابل اعتبار نہ ہی ہوتا۔

اب اگر کوئی روایت بھی کتب شیعہ میں تحریف قرآن کی موجود نہ ہو

تو تب بھی شیعہ کا ایمان قرآن پر امر محال ہے۔ صرف یہی ایک وجہ شیعہ کے ایمان کی بناء کو متزلزل کرنے کے لیئے کافی تھی۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ ہر مناظر کا فرض ہے، کہ اول اسی وجہ پر زور دیوے اور اس وجہ سے باہر نہ جانے دیوے۔

اب میں علماء شیعہ سے پوچھتا ہوں کہ سابقہ انبیاء کی اُمتوں میں سے کوئی اُمت آپ پیش کر سکتے ہیں، کہ جس نے اپنے پیغمبر کے تمام صحابہ کو کذاب اور جھوٹ بولنے کو عبادت کہا ہو پھر ان سے جو کتاب منزل من اللہ آئی ہو، یا دین اور پچھلی اُمت نے ان کذابوں کا منقولہ دین تسلیم کیا ہو، اور کہا ہو کہ نبی کے تمام صحابی گو کذاب تو تھے مگر دین جو لائے ہیں وہ ٹھیک ہے۔ یہ اگر کوئی مثال ہے تو ضرور پیش کریں ورنہ اس بُرے عقیدہ سے تائب ہو جائیں۔

اے اللہ ان کو حق کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین

وجہ سوم:۔ یہ کہ حضرات شیعہ کی معتبر سے معتبر کتب میں جیسا کہ معتبر کتب کا اقرار اوّل لکھا جا چکا ہے۔ تحریف قرآن کی روایتیں ائمہ معصوم معتر من الطاعت سے منقول ہیں۔ بلکہ یہ کتابیں ان روایتوں سے بھری پڑی ہیں۔ انہی ائمہ نے فرمایا ہے کہ اس قرآن سے بے شمار آیات نکال دی گئی ہیں۔ اور اس کی سورتیں اور آیات و الفاظ و حروف بدل دیئے گئے ہیں اور اس میں بے حساب عبارتیں داخل کر دی گئی ہیں جو قابل نفرت و خلاف فصاحت و بلاغت ہیں۔

اس قرآن کی ترتیب بدل ڈالی گئی اس کو خبط بے ربط بنا دیا گیا ہے اب یہ قرآن نبی کریم ص کی سخت توہین کرتا ہے اور بے دینی و الحاد کی تعلیم دیتا ہے بجائے دینداری کے، اور یہ قرآن مخلوق کو بجائے راہِ راست کے التباس و شبہ میں ڈالتا ہے۔ اس قرآن میں کفر کے ستون بھر دیے گئے ہیں اور اس میں سے دین داروں اور ائمہ کے نام نکال دیے گئے ہیں (احتجاج طبرسی کو ملاحظہ کریں۔ ایک زندیق کے جواب میں جو ارشاد جناب امیر المومنین نے فرمائے ہیں۔

اب میں مشت نمونہ از خروار روایات تحریف پیش کروں گا۔ کیونکہ روایات کو ہمارے تمام مناظر پیش کرتے رہتے ہیں چنداں ان کی ضرورت نہیں بس صرف ان چیزوں کو پیش کروں گا جو عام اہل السنت مناظر پیش نہیں کرتے۔

یاد رکھنا! کسی روایت کا نام اس وقت لینے دینا جب چھ اقرار کتب اہل سنت سے پیش کر دے۔ میں نے اسی وجہ سے سب سے پہلے چھ اقرار نقل کر دیے ہیں۔

اب ایک دو روائتیں تحریف قرآن وکمی و زیادتی کی بھی سن لو قرآن سے کم کیے جانے کی روایت اصول کافی جو مذہب شیعہ کی سب سے زیادہ معتبر کتاب ہے جس کا مصنف محمد بن یعقوب کلینی جو ایک واسطہ سے امام حسن عسکری کا شاگرد ہے اسی کتاب میں ایک باب ہے:-

(۱) باب انہ لم یجمع القرآن کلہ الا الائمہ۔
پورا قرآن سوائے ائمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا۔
یہ ظاہر ہے کہ موجودہ قرآن اماموں کا جمع کیا ہوا نہیں بلکہ اصحاب
ثلثہ کا جمع کردہ ہے۔
۲۔ اسی کتاب کے صفحہ ۶۷۱ باب ۳ النوادر میں ہے:۔
ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ۔
ترجمہ:۔ تحقیق جو قرآن جبرئیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
لایا تھا وہ سترہ ہزار آیت کا تھا۔
اور فصل الخطاب صفحہ ۳۳ پر ہے
منھم المولوی محمد صالح فی شرح الکافی حیث قال فی
شرح ما ورد ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل الی محمد صلعم
سبعۃ عشر الف آیۃ وفی روایۃ سلیم ثمانیۃ عشرۃ الف آیۃ
ما لفظہ واسقاط بعض القرآن وتحریفہ ثبت من طرقنا بالتواتر
معنی کما یظھر لمن تامل فی کتب الحدیث من اولھا الی
اخرھا۔
ترجمہ:۔ ان میں مولوی محمد صالح کہتے ہیں شرح کافی میں جب اس
قول کی شرح میں کہا کہ جبرئیل یہ تحقیق جو قرآن محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر لایا تھا وہ سترہ ہزار آیتہ کا تھا اور سلیم کی

Scanned by CamScanner

روایت میں ہے کہ اٹھارہ ہزار آیت کا تھا اور ساقط کرنا بعض قرآن نکال ڈالنا قرآن کا اور تحریف قرآن شیعہ کے نزدیک تواتر معنوی سے ثابت ہے جس شخص نے حدیث کی کتابیں اول سے آخر تک پڑھی ہیں اس پر ظاہر ہو جائے گا۔

قرآن اصل میں اٹھارہ ہزار آیت کا نازل ہوا تھا اب دیکھئے کہ موجودہ قرآن شیعہ کے نزدیک کتنی آیت کا ہے اور کتنی آیات صحابہ کرام نے نکالی ہیں۔ صاحب فصل الخطاب نے ص ۱۰۳ پر تصریح فرمائی ہے کہ موجودہ قرآن مع ان الموجود من القرآن علی القول المعروف ستۃ الآف آیۃ و مائتۃ آیۃ و ست و ثلثون آیۃ۔

ترجمہ:- بہ تحقیق موجودہ قرآن مشہور مذہب پر چھ ہزار دو سو چھتیس آیت کا ہے۔

اس حساب سے تو گیارہ ہزار سات سو چھیاسٹھ آیت قرآن سے صحابہ نے نکال ڈالی ہیں تو گویا دو حصہ قرآن خارج کر دیا گیا اور ایک حصہ باقی ہے یہی مذہب شیعہ کا معتبر ہے۔ جیسا کہ خود صاحب فصل الخطاب نے تصریح فرمائی ہے اور اسی طرح الصافی شرح کافی میں مذکورہ روایت سبعہ عشر الف آیتہ کے ماتحت بھی یہی قول معتبر تسلیم کیا ہے اسی اصول کافی کے ص ۲۶۲ پر ہے

عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہما السلام فی قول اللہ عزوجل ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی فقد فاز فوزاً عظیماً۔

Scanned by CamScanner

ترجمہ:۔ ابوبصیر امام جعفر سے بیان کرتا ہے کہ قول اللہ عز وجل من یطع اللہ
ورسولہ میں فی ولایۃ علی نکال ڈالا گیا ہے۔

آیت کا مطلب تو یہ ہے جو قرآن میں ہے، کہ جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا۔ مگر ابوبصیر شیعہ کی روایت سے صرف جنت کی بڑی کامیابی اطاعت ولایت علی یعنی تھی۔ وہ نکال دی گئی۔ لہذا اب کوئی کامیابی نہ ہوگی۔ اور ابوبصیر راوی کوئی معمولی انسان نہیں جو جنت کی کامیابی بیان کر رہا ہے یہ وہ شخص ہے جس کے منہ میں کتے نے پیشاب کیا تھا۔ جب اس نے امام کے حق میں گستاخی کی تھی کشی کے ص ۱۶ پر ہے

جاء کلب شغر فی وجہ ابی بصیر۔

کتا آیا اور پیشاب کر دیا ابوبصیر کے منہ میں۔

بھلا ایسے پاک منہ سے روایت نکلے وہ کب جنت کا مستحق نہ بنائے سبحان اللہ! یہ بھی یاد رکھنا کہ یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور اندھا بھی تھا اور امام جعفر صادق مدینہ میں پیدا ہوئے وہیں رہے، وہیں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ یہ اندھا ابوبصیر مدینہ میں کس طرح منہ میں کتے سے پیشاب کراتا پھرتا تھا؟ یہ کذب ہے محض امام پر کمی قرآن کے شیعہ خود قائل ہیں لہذا زیادہ روایتیں کمی کی پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں البتہ زیادتی کی روائتیں پیش کرنی ضروری ہیں۔

اب میں احتجاج طبرسی مطبوعہ ایران جو شیعہ مذہب میں ایسی معتبر ہے کہ سوائے امام حسن عسکری کے بتایا ائمہ کرام کے جس قدر اقوال ہیں

Scanned by CamScanner

ان پر شیعہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ اقوال ائمہ کے صحیح ہیں۔ اس کتاب سے طولانی روایت جو صفحہ ۱۳۰ سے چل کر ص ۱۳۴ پر ختم ہوتی ہے جس میں یہ مضمون ہے کہ زندیق نے جناب امیر پر قرآن کے متعلق سوال کئے۔ اور حضرت امیر نے تمام کا جواب تحریف قرآن سے دیا کہ قرآن کے اس مقام میں تحریف ہو گئی ہے اس کتاب سے زیادتی کی روایات کہ قرآن میں زیادتی کی گئی ہے۔

(۱) انہم اثبتوا فی الکتاب مالم یقلہ اللہ لیلبسوا علی الخلیقہ

ان منافقوں نے اپنی طرف سے وہ عبارتیں قرآن میں داخل کر دیں جو خدا نے نہیں فرمائیں تھیں تاکہ مخلوق کو فریب میں ڈالیں۔

۲۔ ولیس یسوغ مع عموم التقیۃ التصریح باسماء المبدلین ولا الزیادۃ فی ایاتہ علی ما اثبتوہ من تلقاءہم فی الکتاب فی ذلک من تقویۃ حجج اہل التعطیل والکفر والملل المنحرفۃ من قبلتنا وابطال ہذا العلم الذی قد استکان لہ المخالف والموافق

(۲) اس قدر تقیہ کی ضرورت ہے کہ میں ان لوگوں کے نام بتا سکتا ہوں جنہوں نے قرآن میں تحریف کر دی، نہ ہی زیادتی کو بتا سکتا ہوں جو انہوں نے قرآن میں کی جیسا زیادتی سے اہل تعطیل و کفر و مذاہب مخالفین اسلام کو امداد ملتی ہے جو ہمارے قبلہ سے پھرے ہوئے ہیں بعد اس علم ظاہری کا ابطال ہوتا ہے جس کو مخالف اور موافق مانتے ہیں یعنی علم شریعت کا ابطال ہوتا ہے

۳۔ ثم دفعہم الاضطرار بورود

جب ان منافقوں سے مسائل کے متعلق سوال کئے

المسائل علیهم عما لا یعلمون تاویله
الی جمعه وتالیفه وتفسیره من
تلقائهم ما یقیمون به دعائم
کفرهم فصرح منادیهم من کان
عنده شیئ من الکتاب فلیأتنا
به ووکلوا تالیفه ونظمه الی
بعض من وافقهم علی معادات
اولیاء الله فالفه علی اختیارهم

جن مسائل کو جانتے نہیں تھے تو پھر مجبور ہو کر
قرآن کو جمع اور اس کی تفسیر کرنے کی طرف
اپنی طرف سے اور قرآن میں وہ عبارتیں
بڑھائیں ہیں جن سے انہوں نے کفر کے ستون
قائم کیے۔ پس ان کے منادی نے اعلان
کیا کہ جس کے پاس کوئی حصہ قرآن کا ہے
تو وہ ہمارے پاس لائے اور
ان منافقوں نے قرآن کی ترتیب کا کام اس آدمی کے
سپرد کیا جو دوستان خدا کا دشمن تھا اور اس کا دشمنی پہلو کا
ان کا ہم عقیدہ تھا پس اس نے ان کے خیال کے مطابق
مطابق قرآن کو ترتیب دیا۔

٤۔ وزادوا فیه ما ظهر تناکره
وتنافره

الان منافقوں نے قرآن میں وہ عبارتیں
بڑھائیں جو فصاحت و بلاغت کے
خلاف ہیں یعنی اب قرآن نہ فصیح ہے نہ بلیغ

٥۔ والذی بداء فی الکتاب
من الازراء علی النبی صلی
الله علیه وسلم من
فریة الملحدین

قرآن میں جو توہین نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے وہ انہی ملحدین
کی گھڑی ہوئی ہے کہ انہوں نے خود یہ عبارتیں
بڑھائیں جن سے توہین نبی کریم کی ہوتی ہے
نعوذ باللہ منہ

اور فصل الخطاب کے صہ ۲۱۷ پر ہے۔

عن ابی جعفر علیہ السلام انہ قال لولا ان زید فی القرآن ونقص ما خفی حقنا علیٰ ذی حجی

عبد اللہ بن مسکان امام باقر سے بیان کرتا ہے کہ امام نے فرمایا قرآن میں کمی، زیادتی نہ کی گئی ہوتی تو ہمارا حق کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہ ہوتا۔

احتجاج کی عبارت سے چند امور واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ قرآن جمع کرنے والوں نے قرآن میں ایسی ایسی عبارتیں داخل کر دی ہیں جن سے نبیؐ کی توہین ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ قرآن نبیؐ کی مدح وثنا نہیں کرتا بلکہ توہین کرتا ہے اور توہین نبیؐ کفر ہے لہذا شیعہ مذہب سے قرآن میں کفر کی تعلیم ہے۔

غالباً شیعہ کو اسی وجہ سے قرآن سے دشمنی ہے کہ کوئی مدرس قرآن نہ ہوگا۔ نہ حافظ قرآن۔ خوب۔

۲۔ کہ قرآن اسلامی شریعت کو مٹاتا ہے اور مذاہب باطلہ مخالفین کی امداد کرتا ہے۔

جس کتاب میں مدح وثنا اور امداد باطل کی ہو

وہ کتاب باطل ہے۔ شیعہ مذہب میں قرآن باطل کتاب ہے اسی وجہ سے
شیعہ کو قرآن سے عداوت ہے۔

۳۔ یہ کہ قرآن اب نہ فصیح ہے نہ بلیغ، چونکہ صحابہ نے قابل نفرت عبارتیں اپنی طرف سے داخل کر دی ہیں قرآن کا اعلان ہے کہ تمام جن و انسان مل کر بھی قرآن جیسی کتاب لاؤ۔ مگر قرآن کے فصیح و بلیغ ہونے کی وجہ سے نہ لا سکے۔ مگر قرآن شیعہ کی رو سے نہ فصیح رہا نہ بلیغ۔ تو ایسا قرآن لایا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے مرزا احمد علی فاضل امرتسر نے اپنی کتاب الانصاف میں لکھدیا، کہ میں بھی ایسا قرآن بنا سکتا ہوں۔ معاذاللہ

۴۔ یہ کہ قرآن کی تحریف کے مقام نامعلوم ہیں۔

۵۔ یہ کہ قرآن میں کفر کے ستون بھر دیئے گئے معاذاللہ جس کتاب میں کفر کی باتیں ہوں وہ کفر کی کتاب ہوتی ہے معاذاللہ۔ تو شیعہ مذہب سے قرآن کفر کی کتاب ہوئی۔

۶۔ یہ کہ قرآن کے جمع کرنے والے منافق، ملحد، دشمن دین و دشمن دوستان خدا و رسول تھے۔

کیوں حضرات شیعہ! اسی قرآن کو خدا کی کتاب اور اس پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو؟ کیا پھر یہی کہو گے، کہ قرآن میں زیادتی نہیں ہوئی صرف کمی ہوئی ہے۔؟

قرآن کے حروف بدل جانے، اور ہر قسم کی تحریف کی ایک روایت نقل کرتا ہوں فصل الخطاب ص۹۷۔

كان لامير المؤمنين عليه السلام
قرآناً مخصوصاً جمعه بنفسه بعد وفات
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعرضه
على القوم فاعرضوا عنه فحجبه عن اعينهم
وكان عند ولده عليه السلام يتوارثونه
امام عن امام كسائر خصائص الامامة
وخزائن النبوة وهو عند الحجة عجل الله
فرجه يظهره للناس بعد ظهوره ويامرهم
بقراءته وهو مخالف لهذا القرآن الموجود
من حيث التاليف وترتيب السور والآيات
بل الكلمات ايضا ومن جهة الزيادة
والنقيصة وحيث ان الحق مع علي
وعلي مع الحق ففي القرآن الموجود تغيير
من جهتين وهو المطلوب

حضرت علیؑ کا ایک قرآن مخصوص
تھا جس کو انہوں نے بنفسہ جمع
کیا تھا۔ اور وفات رسول اللہ کے
بعد اور قوم پر اس قرآن کو
پیش کیا۔ مگر قوم نے منہ پھیر
لیا اور قبول کرنے سے انکار
کر دیا تو جناب امیر نے اس
قرآن کو پوشیدہ کر دیا اور وہ
قرآن امام کو میراث میں ملتا ہے
جیسے باقی خصائص امامت اور
خزائن نبوت ملتے ہیں اب وہ
قرآن امام مہدی کے پاس
ہے۔ خدا ان کی تکلیف کو جلدی
حل کرے کہ غار سے باہر تشریف
لاتے وہ اس قرآن کو اپنے ظاہر ہونے کے بعد نکالے
گا اور لوگوں کو اس کی تلاوت کا حکم دے گا۔
اور قرآن غار والا موجودہ قرآن کے خلاف ہے سورتوں
آیتوں کی ترتیب میں بھی۔ اور چونکہ حق علیؓ کے ساتھ
ہے اور علیؓ حق کے ساتھ۔

Scanned by CamScanner

لہٰذا ثابت ہوا کہ موجودہ قرآن دو حیثیتوں سے محرّف ہے اور یہی ہم شیعہ کا مقصود ہے۔

احتجاج طبرسی، جس سے سابقہ عبارتیں نقل کی گئیں اسی کی عبارت حسبِ ذیل ہے:۔

ان الکنایۃ عن اسماء المنافقین لیست من فعلہ تعالیٰ.

وانھا من فعل المغیرین والمبدلین۔

ترجمہ:۔ بہ تحقیق کنایات میں بڑے بڑے منافقین کا ذکر یہ اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں، بلکہ یہ فعل ان قرآن کی تحریف و تبدیلی کرنے والوں کا ہے۔

اور تفسیر قمی میں زیر آیت کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کے امام جعفر نے ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

قیل لہ کیف نزلت یا ابن رسول اللہ فقال انھا نزلت خَیْرَ اَئِمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

ترجمہ:۔ پوچھا گیا اے بیٹے رسول صلعم کے کس طرح نازل ہوئی تھی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ پس فرمایا، یوں نازل ہوئی کہ تم تمام اماموں سے افضل ہو۔

اب اس میں لفظ کی تبدیلی ہو گئی ہے۔

کیا کوئی شیعہ بتا سکتا ہے کہ اس وقت اور کون امام تھے، جن سے یہ بارہ امام افضل تھے اور وہ باقی مفضول تھے۔ مہربانی فرما کر ان کے نام بتانا؟

نیز اسی تفسیر قمی زیر آیت وَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝
امام جعفر صادق نے قاری آیت کو فرمایا۔
فقال علیہ السلام لقد سالوا اللہ عظیما ان یجعلھم للمتقین
اماما فقیل لہ یا ابن رسول اللہ کیف نزلت فقال انما نزلت
واجعل لنا من المتقین اماما۔

ترجمہ:۔ پس فرمایا امام جعفر نے کہ انہوں نے اللہ سے بڑا سوال کیا ہے
کہ ان کو متقیوں کا امام بنائے گا پس پوچھا گیا اے فرزند رسول
کس طرح آیت نازل ہوئی تھی فرمایا اس طرح اتری تھی اے
ہمارے رب متقیوں سے امام بنا۔

ف:۔ اس میں حرف کی تبدیلی ہو گئی ہے۔

فصل الخطاب کی عبارت سے قرآن ائمہ مخصوصہ کا میراث ثابت
ہوا۔ جس طرح کوئی شخص اپنی میراث میں جائز ناجائز تصرف کر سکتا ہے
اسی طرح ائمہ کو حق تھا۔ اسی وجہ سے غاروں میں لے گئے ورنہ قرآن
کی ایک آیت کا چھپانا کفر ہے شیعہ عقیدہ سے قرآن تمام جہان
کی ہدایت کے لئے آیا تھا۔ بلکہ ائمہ شیعہ کی ذاتی چیز تھی ورنہ چھپانے
کا حق نہ رکھتے۔ اس سوال کا جواب شیعہ نے فصل الخطاب کے مصادر
احتجاج کے منہ پر دیا۔ کہ اصلی قرآن رسول نے خود چھپا رکھا تھا صحابہ رضی
سے۔ کیونکہ اس قرآن میں صرف دو باتیں تھیں ایک تہمین مہاجرین
وانصار دوم فضائل ائمہ۔ سوم فضائل شیعہ۔

میں حیران ہوتا ہوں کتب شیعہ کو دیکھ کر کہ سوائے فدائی ائمہ کے ان کو اور کوئی چیز نہیں ملتی۔ اور جب شیعہ پر یہ سوال ہوا کہ جب قرآن تمام دنیا کی ہدایت کے لیے نازل ہوا تھا تو پھر چھپانا تو بدترین جرم ہوا؟ تو فصل الخطاب مطبوعہ ایرانی کے صفہ ۸۱ پر جواب دیا۔

وكتمان القرآن عن هؤلاء في هذا المقام اولى منه من وجوه عديدة بل تسليمه اليهم اشبه ببيع السلاح من اعداء الدين اذ فيه تقوية للمنافقين وبخصوص شريعة سيد المرسلين ووجود فرد تام محفوظ عند الامام كاف في اسقاط وجوبه الكفائي عن الجماعة

اور چھپانا قرآن کا ان لوگوں یعنی صحابہ کرام و دیگر سنیوں سے اس مقام میں اچھا تھا کئی وجوہات سے بلکہ اس کا ان کو دینا ایسا تھا جیسا دشمن اسلام کو ہتھیار دیتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کے دینے سے منافقوں اور ان دین کے چوروں کو طاقت ملتی تھی قرآن سے اور قرآن کا پورا محفوظ ہونا اور تمام ہونا امام کے پاس موجود ہے باقی جماعت سے تکلیف دور ہے۔

ف: خوب! الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ چوری تو قرآن چھپانے کی امام کریں اور چور بنیں صحابہ کرامؓ اور سنی، خوب، یہ بھی خوب فرمایا کہ ایک نسخہ قرآن کا امام کے پاس محفوظ ہونے سے شیعہ سے تکلیف، ایمان بالقرآن وعمل بالقرآن کی اٹھ جاتی ہے چونکہ ایمان بالقرآن وعمل بالقرآن

وجوب کفائی سے ہے۔ کیا یہی عقیدہ عیسائیوں کا نہیں ہے؟ پھر کیا خوب فرمایا کہ قرآن ایک تلوار ہے

اے حضرات شیعہ! آپ کے حیلہ سے قرآن نہ بگڑا، نہ چھپا، آخر یہ تلوار اہل سنت کے ہاتھ آئی۔ اور انہی نے اس کی حفاظت کی۔ اور آج سبائی کمیٹی کے ممبروں کی گردن پر چل رہی ہے۔

اے حضرات شیعہ! خدا کے واسطے سوچو کس وہم میں مبتلا ہو چکے ہو۔ کہ حضرت علیؓ نے قرآن جمع کیا تھا جو مخصوص قرآن تھا جس کو رسول ﷺ نے بھی چھپا کر حضرت علیؓ کے پاس رکھا تھا۔ جس کو سوائے ائمہ کے ہاتھ بھی کسی نے نہ لگایا۔ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن۔ اصول کافی اور نہ ہی کسی نے دیکھا۔ جیسا کہ اصول کافی لا ترونہ ابداً تم کبھی بھی نہ دیکھو گے نہ کسی نے پڑھا۔ اور امام سے امام کو بطور میراث ملا حتیٰ کہ غار میں چلا گیا اور ایک سفیر نے تم کو کہا کہ امام کے پاس قرآن ہے اس تقیہ باز کی زبان پر اعتبار کر لیا۔ اس کا کیا ثبوت کہ وہ تقیہ باز سچ بول رہا ہے۔ اگر بالفرض محال وہ سچا بھی تھا تو خبر واحد سے قرآن کا کیا ثبوت۔ پھر ملا یہ کہ نہ رسول کتمان قرآن کے جرم سے بچے نہ ائمہ پھر ایسے وہمی قرآن پہ تو یقین رکھ لیا۔ اور اس کی وجہ سے جو لاکھوں صحابہ کی جماعت نے قرآن جمع کیا اور دنیائے اسلام کے پاس موجود ہے اس کو محرف کہہ دیا، عنود کر کیا کر رہے ہو۔ نہ وہمی، فرضی قرآن ہاتھ آیا اور نہ موجودہ پہ ایمان رہا۔

بس شیعہ کتب سے پانچ قسم کی تحریف ثابت ہو گئی۔

Scanned by CamScanner

کمی آیات ، زیادتی آیات ، کمی وزیادتی الفاظ وحروف ، اور تبدیل سورۃ وآیات ۔

شیعہ کی طرف سے وجوہات مذکورہ کے جوابات

جواب اول : قرآن اصحاب ثلاثہ سے ایسا بچکر ہم کو ملا ، جیسا فرعون سے موسیٰ بچ کر نکلا یہی سوال انوار القرآن میں دیا گیا جس کو مولوی اسمٰعیل شیعہ نے مناظرہ جہلم میں دیا تھا ۔

الجواب : قرآن کو حضرت موسیٰ پر قیاس کرنا غلط ہے حضرت موسیٰ انسان ذی عقل تھا ۔ فرعون کے ہاتھوں نہ تیار ہوا تھا ۔ کتاب نہ تھا جو کہ مدون پر فرعون نے لکھا ہو آپ وہ مثال پیش کریں کہ فلاں نبی کے رخصت ہوا تو فلاں فلاں کفار کے ہاتھوں سے کتاب منزل من اللہ تھی جو کہ دنیا میں شائع ہوئی ۔ اور پھر تمام مسلمانوں نے اس کو غیر محرف وغیر ناقص سمجھ کر تسلیم کیا ہے چلو ، کوئی مثال پیش کرو اور انعام لو ۔ نیز حضرت موسیٰ کی پرورش بھی فرعون کے گھر فرعون کی لاعلمی کی وجہ سے ہوئی جب فرعون کو علم ہوا کہ یہی شخص ہے جس نے میری حکومت کا تختہ الٹانا ہے تو قتل پر تیار ہوا ۔

قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّی وَلَکَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝	فرعون کی بیوی نے کہا میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے مت قتل کریں شاید ہمیں نفع دیگا یا فرزند بنالیں گے اور ان کو علم نہ تھا کہ یہی ہونا ہے

جب علم ہو گیا تو قتل پر تیار ہو گیا۔

قال فرعون ذرونی اقتل موسیٰ ولیدع ربہ انی اخاف ان یبدل دینکم او ان یظہر فی الارض الفساد

ترجمہ:۔ کہا فرعون نے چھوڑ دیجیئے کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں یہ اپنے رب کو بلائے مجھے خوف ہے کہ یہ تمہارا دین بدل دیگا یا زمین میں فساد برپا کرے گا۔

کیا خلفاء ثلاثہ کو یہ علم نہ تھا کہ یہ قرآن ہے جو تمام کفر و شرک کی بیخ اکھاڑتے کرا آترا ہے۔ حضرت موسیٰ کے قتل پر جب فرعون تیار ہوا تھا تو فرعون کے قبضہ سے موسیٰ فراری ہو گیا تھا۔ کیا قرآن بھی فرار ہو سکتا تھا۔ یا ہوا؟ جیسے موسیٰ علیہ السلام ہوئے اگر ایسا نہیں تو پھر قیاس مع الفارق ہے۔

جواب وجہ دوم کا جو شیعہ نے دیا۔

جواب اول:۔ تقیہ کا معنی جھوٹ نہیں بلکہ تقیہ کا معنی مذہب کو غیر سے چھپا رکھنا ہے۔

جواب الجواب:۔ تقیہ کا معنی اصول کافی میں امام جعفرؒ سے منقول ہے کہ جھوٹ ہے تقیہ کا معنی چھپانا نہیں۔ چھپانے کو عربی میں کتمان کہتے ہیں اسی اصول کافی میں بعد باب تقیہ کے باب کتمان موجود ہے۔

جواب دوم شیعہ:۔ کہ تقیہ سُنیوں کے نزدیک بھی جائز ہے جیسا کہ بخاری میں امام حسن بصریؒ کا قول موجود ہے کہ تقیہ قیامت تک جائز ہے

جواب الجواب :۔ امام حسن بصریؒ وغیرہ قرآن و دین اسلام کے اول ناقل و راوی نہ تھے ۔ وہی اول گواہ چشم دید نزول کے تھے ۔ اول ناقل و چشم دید گواہ اصحاب کرام کی جماعت تھی جس کو تم نے بلا استثناء جھوٹا مان لیا لہٰذا قرآن سے ایمان ساقط

جواب شیعہ :۔ قرآن تواتر سے ہم کو ملا ہے اور جو چیز تواتر سے ملے اس میں کبھی کسی بھی راوی کی جانچ پڑتال نہیں کی اور نہ کی جاتی ہے کہ راوی کاذب ہے یا صادق لہٰذا اب شیعہ سے تقیہ کا جواب طلب کرنا غلط ہوا ۔

جواب الجواب :۔ تواتر اسی کے لئے مفید یقین ہے جو اہل تواتر کو عقلاً و عادۃً جھوٹ پر متفق ہونا محال سمجھے مگر شیعہ نے اہل تواتر کو جھوٹ پر متفق ہونا مان لیا ہے لہٰذا انہوں نے تواتر سے امان اٹھا دیا ۔

دوم :۔ تواتر شیعہ کے نزدیک یہ ہے کہ قرآن میں تحریف ہو گئی تغیر تبدل ہو گیا ہے دو ہزار سے زائد متواتر روایات سے ثابت ہے اگر شیعہ علماء کو اس قول کا پاس ہے تو عدم تحریف کی متواتر روایات ائمہ سے پیش کریں ۔ ہم نے تحریف قرآن کی متواتر روایتیں پیش کر دی ہیں ۔

سوم :۔ شیعہ جانتے ہیں کہ غلط و محرف جو متغیر شدہ قرآن دنیا میں متواتر ہو گیا ہے جیسا کہ اعجاز الحسن نے جس کو شیعہ اعجاز الملت سے ملقب کرتے ہیں جو مدرسہ الواعظین کا صدر مدرس تھا ۔ اپنی کتاب تنبیہ الناصبین کے ص۵ پر عبارت ذیل لکھی ہے فھو ہذا

الغرض قرآن محرف متواتر ہو گیا ہے یہود اپنی تورات کو عیسائی اپنی انجیل کو، آریہ اپنی وید کو یقینی طور سے غیر محرف جانتے ہیں اور متواتر

Scanned by CamScanner

مانتے ہیں۔ کیا آپ ان کتابوں کے تواتر سے انکار کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں
پھر جب توریت محرف متواتر ہو گئی تو قرآن محرف کس لئے متواتر نہیں
ہو سکتا؟ پس یہ بھی محرف ہے اور متواتر بھی ہے۔
ایک حیادار کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔

وجہ سوم کے جوابات شیعہ :۔ جواب اول شیعہ :۔ اگر اہل بیت سے
تمسک رکھتے ہیں۔ اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میری اہل بیت اور قرآن
ایک دوسرے سے قیامت تک جدا نہ ہوں گے جیسے کہ حدیث ثقلین میں موجود
ہے لہذا قرآن سے بھی تمسک ہوا جب اہل بیت سے ہے۔

الجواب از اہل سنت :۔ شیعہ کا تمسک اہل بیت سے ایسا ہے
جیسا مشرکین مکہ و عرب کا ملت ابراہیمی و ابراہیم سے تھا۔
دوم :۔ حدیث ثقلین سے قرآن متبوع اور اہل بیت رسول تابع ثابت
ہوتے ہیں جیسا دیوار متبوع اور سایہ دیوار تابع اور متبوع یعنی قرآن
کا محرف ہونا خود شیعہ تواتر سے ثابت کر کے ایمان لائے ہیں لہذا
قرآن دنیا میں غیر محرف غیر موجود ہے اور اہل بیت جو تابع تھی وہ بھی غیر موجود
کیونکہ دیوار کے گر جانے سے سایہ بھی چلا جاتا ہے۔
سوم :۔ اول ناقابل انکار ثبوت دیا جا چکا ہے، کہ قرآن جو اہل بیت کی خاص
میراث تھا۔ وہ بطور میراث کے غار میں لے گئے ہیں اور اہل بیت بھی شیعہ
کے نزدیک ایک فرد ہے جو غار میں ہے قرآن بھی غار میں ۔ اور تمسک اہل
بیت کا اسی قرآن سے تھا نہ اس سے یہ دلیل ہماری ہے نہ کہ شیعہ کی۔

Scanned by CamScanner

جوابِ دوم شیعہ:۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ ہر حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کریں۔ اگر موافق کتاب ہوئی تو حدیث ہے ورنہ غلط ہے اگر قرآن موجود نہ ہوتا یا محرف ہوتا تو یوں نہ فرماتے لہٰذا شیعہ کا ایمان قرآن پر ہوا۔

جوابِ الجواب:۔ اول ان دونوں حدیثوں سے تعارض رفع کریں۔ حدیث ثقلین چاہتی ہے کہ قرآن کے بعد تمسک اہلبیت سے کیا جائے اور امام جعفر صادق کی حدیث سے بعد قرآن تمسک سنت رسول سے ثابت ہوتا ہے۔ ان دونوں میں سے کس کو ترجیح دی جائے اور وجہ ترجیح کیا بیان کرنا۔ ورنہ ہر قاعدہ اذا تعارضا تساقطا۔ دونوں متروک ہو جائیں گی۔

دوم:۔ اجی حضرت! یہ حدیثیں آپ کی تو آپ کے لئے وبال جان ہیں بلکہ سب قرآن کے محرف ہونے کے بعد کذب و جھوٹ ہیں قرآن کا محرف ہونا دو ہزار سے زائد روایات کے تواتر سے ثابت ہو چکا ہے اس کے بعد حدیث کس چیز پر پیش کرو گے جب پر پیش ہو وہ خود غلط ہو چکا ہے تو

سوم! ان احادیث میں عدم تحریف کا کوئی ذکر نہیں ہے شاید قرآن کے اس غیر محرف حصہ پر پیش کرنے کو فرمایا ہو اس پر قیاس کریں تعریفہ ائمہ قرآن کی جو ان کی زبان سے وقتاً فوقتاً نکلتی تھی کہ یہ تعریف و مدح و ثنا قرآن، قرآن کے محرف حصہ کی فرمائی ہو۔ یا پیش کرنا حدیث کا قرآن پہ یا مدح و ثنا قرآن کی صرف اس غار والے قرآن کے متعلق فرمائی ہو۔ نہ موجودہ قرآن کے متعلق یا یہ سب کچھ بر بنا ء تقیہ فرمایا ہو۔ بھلا تقیہ باز کی کلام سے کیا ثابت ہوا۔

Scanned by CamScanner

اب ایک فیصلہ کی بات سنو، سُنی قرآن کی عدمِ تحریف کے معتقد ہیں تحریف کو کفر سمجھتے
ہیں۔ قرآن کی حدیث سے زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ اس قرآن کو ہر حق رطل کہ
بر کھنے کا اکلہ سمجھتے ہیں اس کی تعلیم و تلاوت کو ثواب عظیم و عبادت سمجھتے ہیں اور بارہ
اماموں کے زمانہ میں مذہب سنی کا ہر طرف زور تھا اور مذکورہ قرآن کے متعلق جو بیان
ہوتے ان کی مخالفت کو کفر خیال کرتے تھے۔ اماموں نے اس وقت مصلحتاً بقول
شیعہ تقیہ کر کے مارے خوف کے قرآن کی تعریف و ثواب تلاوت بیان فرمایا تھا۔
اور اصل عقیدہ یہ تھا کہ قرآن محرف ہے جیسا کہ شیعہ کو زمانہ میں یہی عقیدہ
تعلیم فرمایا اور شیعہ کے نزدیک یہی عقیدہ متواتر ہے۔

جوابِ سوم شبعہ: کہ روایات تحریف سنیوں کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہیں
جیسا کہ فلاں کتب میں ہیں۔ اور دراصل شیعہ کو اسی جواب پر ناز بھی ہے اور
اسی پر علامہ دلدار علی نے صوارم میں اور مرزا محمد کشمیری نے تحفہ میں، مولوی حامد حسین
لکھنوی نے استقصاء الافحام میں بڑا زور دیا ہے اور بڑی کوشش کر کے کتب
اہل سنت سے روایات نقل کی ہیں اسی طرح تنبیہ الناصبین میں اعجاز الحسن
نے علامہ حائری نے موعظہ تحریف میں اور صاحب فصل الخطاب نے تو اس قدر
فرمایا کہ سنیوں نے تحریف سننے سے بچنے کا بہانہ نسخ تلاوت کا تراشا ہے

جوابُ الجواب: سنیوں نے تحریف سے بچنے کا بہانہ نہیں تلاش کیا
بلکہ شیعہ نے عاجز آکر سنیوں پر بہتان تراشا ہے تحریف کا۔
اعلان ہے۔ روئے زمین کے علمائے شیعہ مل کر کوئی روایت تحریف قرآن کی
ان متواترات سے کتب اہل سنت پیش کریں اگر علمائے شیعہ میں غیرت ہے

Scanned by CamScanner

یا اپنے دعویٰ کا پاس ہے تو اس امر کی ایک روایت صحیح پیش کریں جس میں یہ صاف صاف مذکور ہو کہ نسخ تلاوت کا حیلہ ہم سنیوں نے تحریف سے بچنے کے لئے تلاش کیا ہے جن جن کتابوں میں یہ روایات موجود ہیں ان کے مصنفین نے ان روایات کو نسخ پر ہی محمول کیا۔ نسخ ہی سمجھ کر بلکہ اتفاق میں نسخ کے باب باندھ کر ان روایات کو ان بابوں میں ذکر کیا ہے شیعوں نے ان مصنفین پر بہتان باندھا ہے اور ان کے ارواح کو ایذا دی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ۔

"اور جن لوگوں نے مومن مرد یا عورتوں کو ایذا دی بغیر ان کے جرم کے تو ان لوگوں نے بہتان و گناہ ظاہر کو اٹھایا ہے۔"

ف: اب جو شخص بھی ان مصنفین پر تحریف کا بہتان تراشتا ہے وہ سخت بدکار موذی ہے جو مومنوں کو ایذا دیتا ہے۔

دوم: اہل سنت کے نزدیک قرآن کی تحریف نقلاً محال ہے اور عقلاً بھی محال ہے نقل قرآن کی خود شہادت موجود ہے۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۔ "ہم نے قرآن اتارا اور ہم خود اس کے محافظ ہیں" بتا ہیے۔ جس کا خدا حافظ ہو، اس کو کوئی خراب کر سکتا ہے؟ اور عقلاً اس واسطے کہ جس جماعت نے قرآن کو جمع کیا ہے شیعوں کا ان کے متعلق عقیدہ ہے کہ وہ تمام دنیا سے زیادہ قرآن کی حفاظت پر جان دیتے تھے۔

سوم: جن روایات کو شیعہ تحریف پر محمول کرتے ہیں ان میں اکثر کی صحت

بھی ثابت نہیں اگر کوئی ایک دو روایتیں صحیح
ہوں تو وہ اخبار احاد میں داخل ہیں اور خبر واحد
ظنی ہوتی ہے اور قرآن متواترہ یقینی ہے

اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یقین کے مقابلہ میں ظن کی کیا ہستی ہے
اسی وجہ سے قاضی ابوبکر نے تفسیر اتقان کے صد ۲۶ جلد دوم پر فرمایا کہ یہ روایات واجب
الرد ہیں قرآن کا نازل ہونا بھی ان سے ثابت نہیں ہوتا منسوخ ہونا تو بعد کی بات ہے

حکی القاضی ابوبکر فی الانتصار عن انکار هذا الضرب لان الاخبار احاد ولا یجوز القطع علی انزال القرآن ونسخه باخبار احاد لا حجة فیها۔

قاضی ابوبکر نے اس قسم کی نسخ کا انکار ایک قوم علماء سے نقل کیا کیونکہ یہ اخبار اخبار احاد ہیں ان سے یقیناً قرآن کی نزولیت اور نسخ ثابت نہیں ہو سکتی۔

ف: ان میں بہت روایات تو ایسی ہیں جن کی سند ہی نہیں ملتی کہ پتہ چلے کہ راوی کون ہے بعض میں راوی شیعہ ہیں اور روایت شیعہ قرآن کے حق میں ہرگز مقبول نہیں ہے اور صاحب مدارک نے سورۃ احزاب کے اول میں فرمایا ہے

وَاَمَّا مَا یُحْکٰی اَنَّ تلک الزیادۃ کانت فی صحیفۃ فی بیت عائشۃ رضی اللہ عنها فاکلتها الداجن فمن تالیفات الملاحدۃ والروافض

تحقیق وہ چیز یعنی منسوخ شدہ آیات کی جو حکایت کی جاتی ہے کہ یہ زیادتیاں اس مصحف میں تھیں جو مائی عائشہ رضی اللہ عنها کے گھر تھا اور بکری آ کر کھا گئی، ملاحدہ و شیعہ کی من گھڑت باتیں ہیں

Scanned by CamScanner

اہل سنت کا مذہب ہے، کہ یہ منسوخ ہوئی ہیں اور نسخ فعل خدا ہے۔

میں علماء شیعہ سے ادب سے پوچھتا ہوں کیا سنی کتب میں مضمون ہے کہ قرآن میں ایسی عبارتیں صحابہ نے اپنی طرف سے پڑھائی ہیں جن سے کفر کے ستون قائم ہوتے ہیں؟ اور نبی کریم کی توہین ہوتی ہے اور شریعت اسلامی ملتی ہے؟ جن سے کفر کی امداد ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں! مگر کتب شیعہ میں موجود ہے جس کے راوی بغیر ائمہ شاگردوں کے شاگرد اور خود ائمہ ہیں۔

میں تمام علماء اہل سنت سے اپیل کروں گا کہ شیعہ کو مناظرہ میں اس مسئلہ سے باہر نہ جانے دیں اور جو روایت کتب سنی سے پیش کریں اصل روایت کو پیش کرنے سے ان جید اقراروں کا مطالبہ کریں۔

قرآن کی حفاظت کے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ: ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح صحیح اور پورا امت کو پہنچایا کسی خاص فرد کے پاس چھپا کر نہیں رکھا جیسا کہ شیعہ کا زعم فاسد ہے قال اللہ تعالیٰ: یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ ۔۔۔ ۔۔ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ "اے ہمارے رسول جو بھی قرآن نازل ہوا تیری طرف پہنچا دے کہ رسول ان کو اصحابہ، قرآن و حدیث کی تعلیم دیتا ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم و تبلیغ اہتمام و انتظام کو کفار بھی دیکھ کر گئے تھے کہ قرآن کی تلاوت کا بڑا زبردست انتظام ہے ۔ قَالُوْا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا۔ "کفار نے کہا یہ قرآن پہلے لوگوں کے قصے ہیں لکھ لیا محمد رسول اللہ نے پس یہ پڑھتے جاتے ہیں اس پر صبح و شام"۔

ف:۔ صبح و شام قرآن کی صحابہ کو تعلیم دینا دیکھ کر کفار بھی بول اٹھے کہ صبح شام ان مسلمانوں

سوائے کاتبانِ قرآن کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے یہ تھا حفظ قرآن کا انتظام۔ پھر لکھنے کی شان

جو بات ہے۔ قرآن ہوگا خود اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف فرمائی:۔ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ "ان صحیفوں تعظیم کئے گئے

بلند کئے گئے، پاک کئے گئے بیچ ہاتھوں لکھنے والوں بزرگوں نیکو کاروں کے"

ف:۔ یہ ہے شان حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، کاتب قرآن کی بلکہ جو شخص ہا

کاتب وحی رہا۔ جیسا کہ حضرت امیر معاویہ وغیرہ۔ اور جن لوگوں کے سپرد قرآن کی حفاظت

تھی، ان کی شان خود بیان فرمائی۔ خوب ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا

مِنْ عِبَادِنَا۔ "پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا اپنے بندوں سے چن کر"

ف:۔ اے مسلمانو! خود انصاف کرو۔ دنیا میں قرآن کی خدمت کرنے والی کونسی قوم ہے

سُنی یا شیعہ؟ مانعون کو دیکھ کر خود انصاف کریں کہ قرآن کس مذہب والوں کے سینہ میں

ہے سُنی کے سینہ میں یا شیعہ کے سینہ میں؟ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ

اُوْتُوا الْعِلْمَ "بلکہ وہ ظاہر آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینہ میں جن کو علم دیا گیا ہے"

کتب سابقہ اس واسطے محرف ہو گئیں اور تغیر ہو گئیں کہ ان کی حفاظت کا خود ذمہ

خود خدا تعالیٰ نے نہ لیا تھا بلکہ امتوں کے سپرد تھا جیسا کہ خود قرآن سے اس کی طرف

ان ملتا ہے اور کوئی آیت صاف نہیں ملتی جس سے خدا کا ذمہ اٹھانا ثابت ہو۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا

لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ ہم نے توریت کو اتارا اس میں ہدایت اور نور تھا حکم کرتے تھے ساتھ

اس کے نبی جو خدا کے مطیع تھے ان لوگوں کو جو یہودی ہوتے تھے اور حکم کرتے

تھے محراب والے اور محکم کہتے تھے عالم ساتھ اس کے کہ یادر کھوائے گئے

تھے کتاب اللہ سے۔

فائدہ :- جملہ بما استحفظوا سے حفاظت بذمہ علماء خوب واضح ہورہی

ہے۔ مگر قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود ذات باری نے اٹھایا جیسے کہ پہلے آیت گذ

چکی ہے پھر حفاظت کس طرح فرمائی ؟ فرمایا۔

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔

"قرآن کے آگے پیچھے سے باطل نہیں آسکتا یعنی کمی زیادتی تحریف

تغیر نہیں آسکتی نہ ہو سکتی ہے"۔

اس کا جمع کرنا خواہ صحیفوں میں خواہ سینوں میں اس کا پڑھنا پڑھانا خود

خدا نے اپنے ذمہ لگایا۔ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ "اس کا جمع کرنا اور پڑھانا

ہم پر ہے"۔ ف :- گو بعض مفسرین نے جَمْعَهٗ سے سینہ مراد لیا ہے مگر قرآن

میں کوئی تخصیص نہیں جمع عام ہے خواہ سینہ خواہ صحیفہ ہو پھر خاص کر آیتہ

خاتم النبیین تحریف سے سخت مانع ہے الغرض اگا جب نبوت ختم ہو گئی تھی

تو تحریف قرآن میں ممکن ہوتی معاذ اللہ پھر تو خدا نے خود دنیا کو گمراہ کیا۔

ان قرآنی دلائل کے بعد اگر کوئی شخص تحریف قرآن کا قائل ہو تو واقعی

وہ کافر و بے ایمان ہے اور شیعہ کے پاس کوئی قرآنی دلیل نہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ کے متعلق صافی نے موعظ تحریف کے صفحہ ۲۶ پر

رسول مراد لیا کہ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ کا مدد پورا فرمایا کبھی کہتے ہیں کہ مراد تو قرآن ہے

مگر لوح محفوظ پر ہے نہ یہ قرآن دنیا والا۔

Scanned by CamScanner

ضروری گزارش

اگر کوئی شخص علمائے شیعہ سے میرے اس رسالہ کا جواب دینا چاہیے تو سب سے پہلے وہ کتب اہل سنت سے چھ اقرار مذکور بالا نقل کرے اور پھر روایات پیش کرے اور اگر یہ اقرار ستہ پیش نہ کر سکے اور نہ کر سکتا ہے تو اس کے جواب کی خواہ مخواہ تکلیف نہ کرے کیونکہ نہ تو اس جواب کو جواب سمجھا جائے گا اور نہ ہی میں اس کا جواب دوں گا۔ میں نے انہی چھ اقراروں کے ساتھ مورخہ ۱۲ جون ۵۵ء کو موضع کالووال ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ کے مناظرہ میں روایات تحریف قرآن کتب شیعہ سے پیش کی تھیں جن کا کوئی جواب آخر تک مولوی اسمٰعیل شیعہ سے نہ بن سکا۔

میں اب بھی اعلان کرتا ہوں، کہ اگر مولوی اسمٰعیل نے کوئی جواب دیا ہو یا تمام مجتہدین کی طاقت سے کوئی جواب سوچا ہو تو شائع کریں اور جواب میں فقط

الداعی الی الخیر

ناچیز: اللہ یار خان قوم اعوان سکنہ چکڑالہ ڈاکخانہ خاص ضلع میانوالی

مصنف کی تصانیف

ایجاد مذہب شیعہ: جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب شیعہ کی
بنیاد کسی دشمن اسلام نے رکھی ہے۔ مذہب
نہایت بہترین کتاب ہے دیکھنے سے تعلق
رکھتی ہے۔

رسالہ داماد علیؓ:۔ اس رسالہ میں ام کلثومؓ دختر حضرت فاطمہؓ و حضرت
علیؓ کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کے ساتھ کتب شیعہ سے
نہایت روشن اور واضح دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ نیز شیعہ کے
تمام اعتراضات کے جواب دئیے گئے ہیں ضرور دیکھیے۔

شکست اعدائے حسینؓ:۔ اس رسالہ میں کتب شیعہ سے ثابت
کیا گیا ہے کہ امام حسینؓ کو کوفہ بلانے والے اور پھر شہید کرنے والے خود
کوفی شیعہ ہیں وغیرہ۔ نہایت بہترین رسالہ ہے ضرور منگوا کر پڑھیں

ــــ ش ــــ

مطبوعہ زینتھ پریس لاہور

Scanned by CamScanner